یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. N. 352)

اخبار اہلحدیث

جلد ۵ نمبر

نرخ قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " ... عہ
رؤسا و جاگیرداران سے - للعہ
عام خریداروں سے " " ۱۲/۶
" ششماہی " ۸/
مالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ اپریل و یکم مئی سنہ ۱۹۰۸ء

مذاکرہ علمیہ

۳ صفر ۱۳۲۶ھ کے پرچہ اہلحدیث میں مسئلہ امامت واقتدا لکھکر علماء کرام سے استدعا کی گئی تھی کہ اپنی اپنی آراء موافقہ یا مخالفہ سے اطلاع بخشیں چنانچہ کئی ایک حضرات نے مہربانی کر کے توجہ فرمائی ہے - مسئلہ کا بالاجمال بیان یہ ہے کہ امام اور مقتدی کا ارکان نماز میں ربط ہے - قبولیت - عدم قبولیت میں نہیں - یہ ہے موضوع بحث - پس ناظرین اس کو ملحوظ رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل بغور پڑھیں - جناب موصوف فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - مولوی ثناء اللہ نے اپنی اخبار مسمی اہلحدیث مورخہ ۳ صفر ۱۳۲۶ھ معہ ایک کارڈ کے احقر کے پاس بذریعہ ڈاک ارسال کی جسمیں مولوی صاحب کی جانب سے متعلق امامت واقتدا کے مندرجہ ذیل ہیں -

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات ایسے ہیں کہ ہم ان پر حکم کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتوے بھی دیا ہے اسلئے انکی تو اپنی

نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی - دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے - اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو انکے فتوے کفر میں بھی تخفیف آ جائیگی - اسلئے میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ تو انکے اعتقادات کا صحیح ہونا نہ انکے فتوے میں تخفیف ہوتی ہے - میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اسلئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہ ہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی "

احقر سے توافق و تخالف رائے مسئلہ مذکورہ میں پوچھا اور عہد ہو کہ بشہادۃ اللہ لکھ بھیجا کہ جو کچھ آپ متعلق مسئلہ امامت اقتدا کے لکھیں گے بلا کم و کاست شریک اخبار کر دونگا - احقر نے جواب

ملہ اسی طرح بعض جہلا پر غلط رسم انکو پیچھے نہیں کیا تاکہ کہیں ... فتویٰ ... ہو جائے (ایڈیٹر)

کے اصرار اور مولوی ثناء اللہ کے لکھنے سے اس بارہ میں جو کچھ معلوم تھا لکھا۔ فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطاً فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریٔ منہ ۔

خاکسار کو مولوی صاحب کے قواعد موضوعہ اور اصول مخترعہ کے مدحت سے سروکار نہیں۔ علماء محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط فقط مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں بلکہ اہل اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت وہوا اگرچہ انکی بدعت حد کفر و شرک تک پہنچتی ہو اور ضروریات دین سے منکر ہو اُس کے پیچھے اقتدا جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے جسقدر اقوال سلف صالحین و کتب فقہیہ مذاہب اربعہ جو میری زیر نظر ہیں کل یک زبان اس پر متفق ہیں کہ عقاید کفریہ والے کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح نہیں اس جگہ پر نمونہ از خروارے کچھ ازہزار نقل کرتا ہوں۔ منصف مزاج و عدالت پسند کو اسی قدر کافی ہے۔

اقوال فقہاء حنفیہ

محقق ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

الاقتداء باھل الاھواء جائز الا الجھمیۃ والقدریۃ والروافض الغالی والقائل بخلق القرآن والخطابیۃ والمشبھۃ وجملۃ ان من کان اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ و عذاب القبر والکرام الکاتبین لانہ کافر۔	اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ و جہمیہ و روافض غالیہ و خلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہ کے غرض کہ اہل قبلہ کی بدعت اگر حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو انکے پیچھے نماز مع الکراہت جائز ہے اور شفاعت و دیدار الٰہی و کرام الکاتبین و عذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے اسلئے کہ وہ کافر ہے۔

محقق زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔

قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی و الجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ یجوز مع الکراھۃ والا فلا۔	اہل ہوی اور اہل بدعت کے پیچھے نماز مع الکراہت جائز ہے۔ اگر انکی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسا کہ رافضی و جہمی و قدری و مشبہ اور جو خلق قرآن کے قائل ہیں اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے

الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق من حیث العمل لان فسقہ اعتقادی فان کان	فاسق بمبتدع کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہنچتی ہو تو اُس کے پیچھے مطلقاً نماز

الاعتقاد البدعی یجر الی الکفر لم یجز الاقتداء بہ مطلقا	جائز نہیں۔

اقوال علماء شافعیہ

امام نووی منہاج میں لکھتے ہیں۔

لا یصح اقتداؤہ بمن یعلم بطلان صلوتہ	جسکی نماز کفر یا حدث سے باطل ہو اُس کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔

شارح منہاج اس عبارت منہاج پر لکھتے ہیں۔ ککفرہ وحدثہ

اور منہاج میں ہے۔ ولو بان امامہ (بعد الصلوۃ) امرءۃ او کافراً معلنا قیل او مخفیا وجبت الاعادۃ قلت الاصح المنصوص وقول الجمھور ان مخفی الکفر ھنا کمعلنہ شیخ محمد رملی شافعی عبارت مذکور کی شرح میں لکھتا ہے لان الکافر غیر اھل للصلوۃ بحال	اگر امام کے نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں۔ قول صحیح و مذہب جمہور یہی ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے

حافظ ابن قیم جیوش میں لکھتے ہیں

قول الشافعیۃ فی وقت الامام ابی بکر محمد بن خزیمۃ فقیہ نیساپور لا اصلی خلف من ینکر الصفات ولا خلف من یقول بقول اھل الفساد ولا خلف من لم یثبت القرآن فی المصحف ولا یثبت النبوۃ قبل الماء والطین الحی بعد الموت ولا یقر بان اللہ تعالی فوق عرشہ بائن من خلقہ	اپنے وقت کے امام محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں جو شخص صفات کا منکر ہو یا اہل ہوی کے قول کا قائل ہو یا قرآن شریف کو مصحف میں ثابت نہیں جانتا ہے یا نبوت کو پانی و کیچڑ کے قبل ثابت نہیں کرتا یا اللہ کی فوقیت علی العرش و بینونت عن المخلوقات کا قائل نہیں اُسکے پیچھے میں نماز نہیں پڑھتا ہوں

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے

واستثنی الشافعیۃ مما سبق منکر علم الجزئیات والمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بھم کسائر الکفار۔	جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات و معدومات کا علم نہیں یا اللہ تعالیٰ کیواسطے جسم ہونیکا قائل ہو اُس کے پیچھے نماز کو ناجائز جانتے ہیں جیسا کہ اور کفاروں کے پیچھے ناجائز کہتے ہیں۔

امام مالک اور مالکیہ کا مذہب تو مشہور ہے کہ امامت کیواسطے آپ عدالت کو شرط جانتے ہیں آپ تو فاسق کے پیچھے بھی جائز نہیں جانتے ہیں مبتدع جسکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو اسکا تو کیا ذکر ہے۔

ahmadimuslim.de

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے

خلافاً للمالکیة حیث قالوا بعدم صحة الصلاة خلف الفاسق بالجارحة و قال ابن بزیزة منهم المشهور اعادة من صلی خلف صاحب کبیرة واما الفاسق بالاعتقاد کالحروری والقدری فیعید من صلی خلفه فی الوقت علی المشهور

مالکیہ کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح نہیں ابن بزیزہ مالکی نے کہا ہے کہ مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ صاحب کبیرہ اور فاسق اعتقادی کے پیچھے جو شخص نماز پڑھے اسکا اعادہ کرے۔

اقوال حنابلہ

موفق الدین ابن قدامہ مقدسی مقنع میں لکھتے ہیں۔

وهل تصح امامة الفاسق لحدیث جابر مرفوعاً لا تؤمن امرأة رجلا ولا اعرابی مهاجرا ولا فاجر مؤمنا الا ان یقهره بسلطان یخاف سوطه وسیفه رواه ابن ماجة و لا فرق بین ان یکون فسقه من جهة الاعتقاد او من جهة الافعال متی کان یعلن ببدعة ویتکلم بها ویدعو الیها لم تصح والثانیة یصح مع الکراهیة

فاسق کی امامت میں حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث مرفوع میں ہے کہ عورت مرد کی اور اعرابی مہاجر کی اور فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر جب مجبور کرے اسکو ایسا بادشاہ کہ جسکی تلوار کا خوف ہو اور فسق علمی و اعتقادی میں فرق نہیں جب بدعتی بدعت کے ساتھ اعلان کرتا ہے اور اسپر بحث و مناظرہ کرتا ہو اسکی امامت صحیح نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ صحیح مع الکراہت ہے۔

پھر متن لکھتا ہے۔

ولا تصح الصلوٰة خلف کافر ولا اخرس

اسپر شارح لکھتا ہے

لانها تفتقر الی النیة والوضوء وهما لا یصحان من الکافر

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ نماز نیت اور وضو کی طرف محتاج ہے۔ اور یہ دونوں کافر سے صحیح نہیں۔

علامہ موسیٰ بن احمد مقدسی اقناع میں (جو حنابلہ کی فقہ میں معتبر کتاب ہے) لکھتے ہیں

ولا تصح امامة فاسق بفعل او اعتقاد ولو کان مستترا ولو بمثله اذا علم

علمی فاسق ہو یا اعتقادی اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ معلن نہو مگر اسکا فسق معلوم ہو۔

شارح لکھتا ہے۔

اذا علم فسق امامه واختار الشیخان البطلان مختص بظاهر الفسق دون خفیه. قال فی الوجیز لا تصح خلف الفاسق

شیخین نے بطلان نماز کو فاسق معلن کے ساتھ خاص کیا۔ فاسق مخفی کو نکالا اور وجیز میں ہے فاسق مشہور کے پیچھے نماز

المشهور فسقه لکن ظاهر کلامه وهو المذهب مطلقا قاله فی المبدع

صحیح نہیں مگر مذہب اور آپکے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مطلقاً فاسق کے پیچھے صحیح نہیں اسی طرح کتاب مبدع میں ہے۔

پھر اقناع والا لکھتا ہے۔

ولا تصح خلف کافر ولو ببدعة مکفرة ولو اسره. شارح لکھتا ہے ای الکفر فجهل المأموم کفره ثم تبین له لان صلوته لا تصح لنفسه فلا تصح لغیره ولعموم قوله علیه الصلوٰة والسلام لا یؤمن فاجر مؤمنا

کافر اگرچہ بدعت کفریہ سے ہو اگرچہ اپنا کفر پوشیدہ رکھتا ہو اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ اسکی نماز اپنی واسطے صحیح نہیں دوسرے کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر مومن کی امامت نکرے

تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اسکا شارح شرح میں لکھتے ہیں۔ ولا تصح صلوٰة خلف اخرس ولو بأخرس لانه لم یأت بفرض القراءة ولا بدله ولا تصح خلف کافر ولو مع جهل کفره ثم علم لانه لا تصح صلاته لنفسه فلا تصح لغیره سواء کان اصلیا او مرتدا من جهة بدعة او غیرها

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں گونگے کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ وہ قراءت جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا۔ اور کافر کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ اسکی واسطے اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ سے کافر ہوگیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں اگر کل نقل کیجاویں تو ایک بڑی کتاب بنجاوے گی غرضیکہ احقر کو آجتک معلوم نہیں کہ اہل سنت جماعت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگرچہ انکی بدعت حد کفر اور ارتداد تک پہونچی ہو) انکے پیچھے نماز جائز ہے تعجب ہے کہ اسلام جو صحت نماز وغیرہ اعمال کیواسطے شرط ہے اسکا تو کچھ اعتبار ہی نہو اور پاکی بدن وجامہ پر نماز کا دارومدار ہو۔ نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحت نماز کیواسطے شرط ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید و تقدیس و صفات کا اقرار شرط نہو۔ امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدے کی نجاست و خباثت سے جو بحکم آیۃ کریمہ اولئک الذین حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة موجب حبط اعمال ہے اس سے مقتدی کی نماز کو نقصان بھی نہو۔ واللہ خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگرچہ کفریہ ہی ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے۔ اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کرے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں فان اصابوا فلکم ولهم وان اخطأوا فلکم وعلیهم۔ یہ حدیث بھی افعال نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اعتقادیات کا یہاں ذکر ہی نہیں اسواسطے تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یہ باب وضع کیا۔ باب اذا لم یتم الامام واتم من خلفه

اللہ سے چاق و انا الفاظ حدیث بھی اس پر تصریح کرتے ہیں جیسا کہ احمد کی روایت میں ہے۔ فاذا صلوا الصلوٰۃ لوقتہا و اتموا الرکوع والسجود فہی لکم ولہم وان اخطأوا فلکم وعلیہم۔ غرضیکہ یہ حدیث جائز کہنے والے کی دلیل نہیں بلکہ انہیں پر رد اور ان کے اصل کو توڑنے والی ہے۔ اور آیۃ کریمہ وتعاونوا علی البر والتقوی میں بھی مخاطب ایمان والے ہیں نہ منافق و مشرک یعنی ایمان والے باہم بر و تقوی پر معاون رہیں نہ کہ مشرک مومن باہم بر و تقوی میں شریک ہوں۔ آیۃ کریمہ ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر اولئک حبطت اعمالہم وفی النار ہم خالدون۔ و آیۃ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منہم فاستأذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین۔ و حدیث شریف انا لا نستعین بمشرک۔ بتاتی ہے منافق و مشرک بر و تقوی کی شمولیت سے کیوں روکے گئے۔

امام حسن بصری نے جو فرمایا صل وعلیہ بدعتہ سے بدعت عملی مراد ہے جیسا کہ عید میں نماز پر خطبہ کو مقدم کرنا اور عید کے دن عیدگاہ پر منبر لیجانا اور اذان کے بعد اعلان ثانی کرنا اور جنازے کے واسطے الصلوٰۃ جامعۃ کا پکارنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بدعات اعتقادی غیر مکفرہ کیونکہ اگر بدعت مکفرہ مراد ہوتی تو کہتے صل وعلیہ کفرہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے قول میں اذا احسنوا فاحسن معہم میں الفتنۃ امام عہدی ہے آپکی مراد ناس سے باغی لوگ ہیں کیونکہ یہ سوال باغیوں کا تھا جن کے پیچھے اسوقت کے لوگ نماز مکروہ جانتے تھے مگر عثمان رضی اللہ عنہ جائز جانتے جیسا کہ سیف کتاب الفتوح میں یوسف انصاری سے روایت کرتا ہے کرہ الناس الصلوٰۃ خلف الذین حصروا عثمان الا عثمان۔ کہاں بادشاہ سے باغی ہونا اور کہاں بدعت مکفرہ میں پھنس جانا۔ وہ گناہ ہے اور یہ کفر [illegible]۔ جائز کہنے والے کے پاس یہی چار دلیلیں ہیں جو پیش کرتے ہیں مگر درحقیقت اُس کو دعویٰ کی کوئی بھی مؤید و مفید مطلب نہیں۔ اور حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر تو باتفاق محدثین ضعیف ہے۔ چونکہ مبتدع بہ بدعات اعتقادیہ کے اعمال بحکم احادیث صحیحہ نبویہ کے غیر مقبول ہیں۔ اور حدیث ان سرکم ان تقبل صلوٰتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم مقتدی کی مقبولیت نماز کا مدار امام کی خیریت (اہل سنت ہونے) پر ہے اور حدیث لا یؤمن فاجر مؤمنا رواہ ابن ماجہ۔ و حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ رواہ ائمۃ اہل البیت فی کتبہم عن علی رضی اللہ عنہ۔ ممانعت اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کے دلائل ہیں۔ ہرچند یہ روایات محدثین کے نزدیک ضعف سے خالی نہیں۔ مگر اہل علم کا اتفاق مبتدع کے پیچھے اقتدا کی کراہت پر دلیل بین ہے کہ ان احادیث کیواسطے اصل ہے جیسا کہ شوکانی نیل میں کہتا ہے واعلم ان محل النزاع انما ہو فی صحۃ الجماعۃ بعد من لا عدالۃ لہ واما انہا مکروہۃ فلا خلاف فی ذلک۔ کراہت بھی تحریمی ہے۔ عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراہۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق فی العمل۔ سچ پوچھو تو دلائل کے بعد امام مالک و محققین حنابلہ کا قول کہ اعتقادی مبتدع کے پیچھے نماز صحیح ہی نہیں۔ راجح اور قوی معلوم ہوتا ہے اور بہت سلف صالحین سے بھی یہی مروی ہے۔

اقناع اور شرح اقناع میں جو فقہ حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے۔

ولا یصح امامۃ فاسق بفعل کزان وسارق وشارب خمر ونمام ونحوہ او اعتقاد کخارجی ورافضی ولو کان مستوراً لقولہ تعالی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون

فاسق عملی مانند زانی و چور و شرابی و چغلخور وغیرہ و فاسق اعتقادی مانند خارجی و رافضی وغیرہ کے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ فسق اُسکا مشہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے مومن اور فاسق برابر نہیں۔

اور منتہی اور اسکی شرح میں ہے۔

ولا تصح امامۃ فاسق مطلقا ای سواء کان فسقہ بالاعتقاد او الافعال المحرمۃ ویعید من صلی خلف فاسق مطلقا۔

فاسق کی امامت مطلقاً صحیح نہیں فسق اُسکا عملی ہو یا اعتقادی۔ جو کوئی فاسق کے پیچھے نماز پڑھے اُس نماز کا اعادہ کرے۔

اور اقناع اور شرح اقناع و منتہی اور اسکے شرح کی عبارات پہلے نقل کر چکا ہوں یہ سب مذہب حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں۔ امام بخاری خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں۔

وقال علی بن عبد اللہ القرآن کلام اللہ من قال انہ مخلوق فہو کافر لا یصلی خلفہ قال عبید اللہ بن عائشۃ لا تصل خلف من قال القرآن مخلوق ولا کرامۃ لہ وقال سلیمان بن داود الہاشمی وسہل بن مزاحم من صلی خلف من یقول القرآن مخلوق اعاد الصلوٰۃ وسئل عبد اللہ بن ادریس عن الصلوٰۃ خلف الجہمیۃ قال ہؤلاء لا یصلی خلفہم ولا ینا کحون ما علیہم التوبۃ

علی بن عبد اللہ نے کہا کہ قرآن شریف اللہ تبارک و تعالی کی کلام ہے جو کوئی اُسکو مخلوق کہے وہ کافر ہے اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور عبید اللہ بن عائشہ نے کہا جو کوئی قرآن شریف کو مخلوق کہے اُسکی عزت نہیں اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔ سلیمان بن داود ہاشمی اور سہل بن مزاحم فرماتے ہیں جو کوئی نماز پڑھے اُس شخص کے پیچھے جو قرآن شریف کو مخلوق کہتا ہے نماز کا اعادہ کرے۔ عبد اللہ بن ادریس سے کسی نے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا اُنکے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور نکاح نہ دیا جاوے اُنپر توبہ لازم ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں

ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیہود والنصاری ولا

[illegible] ضلع گورداسپور سے ملتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

یسلم علیہ ولا یعاد ون ولا یومنا لحومن لا یشہدون ولا یصلی علی ذبائحھم

یہ سب عبارات امام بخاری کی خلق افعال العباد کی ہیں۔

ابو داود میں ربیع بن خالد سے روایت ہے۔

قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اھلہ فقلت فی نفسی للہ علیّ ان لا اصلی خلفک صلوٰۃ ابدًا وان وجدت قومًا یجاھدونک لاجاھدنک معھم۔

ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں جہمی رافضی کے پیچھے نماز پڑھنی اور یہودی ونصرانی کے پیچھے پڑھنی برابر جانتا ہوں نہ انکو سلام علیکم کہا جائے نہ بیمار پرسی کیجائے نہ ان سے نکاح کیا جاوے نہ گواہ بنایا جاوے اور نہ انکا ذبیحہ کھایا جاوے۔ منہ

میں نے حجاج سے سنا کہ اپنے خطبہ میں کہتا تھا کہ کسی کا بھیجا ہوا اپنے کام میں بہت عزت والا ہوتا ہے اسپر جسکو اپنے گھر میں خلیفہ چھوڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی نذر ہو مجھ پر کہ میں کبھی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھونگا اگر میں نے کسی قوم کو تیرے ساتھ لڑنے والا پایا میں انکے ساتھ ہو کر تیرے ساتھ لڑونگا۔

(دستخط) عبد الجبار عفی عنہ

جواب ۔ جناب مولوی صاحب کے اس مضمون کو دیکھکر کون باور کر سکتا ہے کہ کسی اہل حدیث عالم اور محدث کا لکھا ہوا ہے۔ اللہ اللہ اہلحدیث کے اصول کہ ؎

آنچہ نہ قال ست ونہ قال الرسول　　+　　فضل بود فضل مخواں اے فضول

ملحوظ رکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون مذکورہ اہلحدیث کے ایک امام کا لکھا ہوگا۔ میں بھی اس مضمون کو شاید یہی سمجھتا کہ کسی مقلد متبع اقوال الرجال کا ہے۔ مگر ایک تو اسپر مولوی صاحب غزنوی کے دستخط ثبت ہیں۔ دوم انکا معتمد آدمی دفتر اہلحدیث میں آکر خود دیگیا۔ خیر بہرحال مولوی صاحب نے اپنا مافی الضمیر ظاہر فرمایا ہے میں انکا شکر گذار ہوں مجمل جواب اسکا یہ ہے کہ مولانا! ان سب علماء کو آپ ایک قطار میں کھڑا کر دیں تو میں ان سب سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو یہ حکم لگایا ہے اسکی دلیل قرآن وحدیث سے کیا ہے کیا آپ جانتے نہیں امام دار الہجرت مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک پر سوال ہو سکتا ہے کہ یہ بات تم کہاں سے کہی۔ خدا فرماتا ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (اگر تنازع کیو تو خدا اور رسول کے حکموں کی طرف رجوع کرو) اب سنیئے مفصل جواب۔ جناب نے اقوال فقہاء کے اتباع میں بھی محققین کی روش کو اختیار نہیں کیا۔ محققین کی یہ شان نہیں کہ جو کچھ قیل وقال ہو سب کو صحیح مان لیا جائے بلکہ تحقیق کا طریق ہر فن میں یہ ہے کہ ہر بات کو اس فن کے قواعد عامہ سے جانچ کیا جائے۔ اہلحدیث اور محدثین کی اصول عامہ تو بس یہی ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن　　+　　پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

اسی طرح مقلدین کا اصول بھی یہ ہے کہ الفتویٰ علی قول الامام مطلقاً (درمختار) یعنی فتوے ہمیشہ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہونا چاہئے۔ پس اس اصول کو ملحوظ رکھکر ایک حنفی محقق بھی آپ کی اس تحریر کو کافی نہیں مان سکتا۔ آپ نے تقلیدیا بحوالہ فتح القدیر بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ کہ درجہ کفر تک نہ پہونچے۔ دوسری وہ جو درجہ کفر تک پہونچے۔ (متاخرین عموماً ایسا کہتے ہیں) لیکن محققین اس تقسیم کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں۔ علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار انہی فرقوں (جہمیہ قدریہ وغیرہ) کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ :۔

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین انھم فساق عصاۃ ضلال ویصلی خلفھم ویعاملھم ویناکحھم ویتوارثھم مع المسلمین منا۔ قال المحقق ابن الھمام فی شرح الھدایۃ ویقع فی کلام اھل المذاھب تکفیر کثیر منھم ولکن لیس من کلام الفقھاء الذین ھم المجتھدون بل من غیرھم ولا عبرۃ بغیر الفقھاء والمنقول عن المجتھدین عدم تکفیرھم (رد المحتار مصری جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ یہ فرقے کافر نہیں بلکہ فاسق۔ بے فرمان اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ انکی وراثت مسلمانوں میں جاری کیجاویگی۔ محقق ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ بعض علماء مذاہب کے کلام میں ان فرقوں میں سے بہتوں کی تکفیر کا ذکر آتا ہے مگر وہ فقہاء محدثین کا کلام نہیں بلکہ غیر مجتہدین کا فتوے ہے اور غیر مجتہدین کا اعتبار نہیں۔ مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔ (عوام پڑھے لکھیں انکا اعتبار نہیں ہے)

مولانا بغور ملاحظہ فرمائیے کہ آپ ہی کے پیش کردہ گواہ علامہ ابن الہمام اس تفریق کو کس حقارت سے رد کرتے ہیں اور علامہ ابن العابدین اس کو کس غرض سے نقل کرتے ہیں۔ اسی لئے امام ابو حنیفہ صاحب کا عام اصول ہے لا نکفر اھل القبلۃ۔ جن متاخرین نے اس زرین قول کو محدود اور مقید کیا ہے وہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے امام ممدوح اس رائے کے پابند نہیں (واضح رہے کہ بحث اس جگہ مرزائیوں وغیرہ کو کفر اسلام سے بحث نہیں نہ میری یہ غرض ہے کہ میں آن سے فتوی کفر کو ہٹاؤں بلکہ

یہ سب کچھ مولانا غزنوی کے پسندیدہ طریق کا جواب ہے جو انہوں نے اقوال الرجال سے کام لیا ہے ورنہ اگر وہ اصل مدعا پر صاف صاف کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے تو مجھ بھی اتنی ذکر سے مطلب ہوتا)

ابھی ایک اصول سے عمدہ شرح وقایہ کا جواب بھی حاصل ہوگیا (ابھی دوسرا جواب ان اقوال کا باقی ہے جو آگے آتا ہے)

امام نووی کا قول بھی میرے مخالف نہیں اُسکا مطلب یہ ہے کہ کافر ملتزم الکفر کے پیچھے نماز جائز نہیں یعنی ایسے امام کے پیچھے جو قرآن مجید کو کلام الٰہی نہ مانتا ہو جیسے آریہ ہندو عیسائی وغیرہ ایسا شخص اگر کسی وقت دھوکہ دیکر کسی مسلمان کو نماز پڑھا دے اور معلوم ہوجائے کہ یہ آریہ وغیرہ تھا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ چنانچہ آپ خود بھی اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ کافر نماز کا اہل نہیں یعنی مخاطب نہیں (کفار کے مخاطب ہونے پر بحث آگے آئیگی) لیکن مرزائی۔ نیچری وغیرہ تو آریوں کی طرح قرآن شریف سے منکر نہیں گو خلاف پرہوں۔ پس امام نووی کا قول بھی بحث سے خارج ہے ایسا ہی ابوبکر محمد بن محمود کا قول منقولہ حافظ ابن قیم بھی کسی آیت حدیث سے مؤید نہیں۔ ایسے اقوال پر اگر مدار حکم ہو تو جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اہلحدیث کے پیچھے بھی نماز جائز نہ ہوگی کیونکہ انکا اعتقاد بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۲) امام بخاری نے جہاں باب تجویز کیا ہے کہ امامۃ المفتون و المبتدع اسی بمتبع کی شرح میں قسطلانی خود لکھتے ہیں بدعۃ تبیعۃ تخالف الکتاب والسنۃ والجماعۃ یعنی ایسے بدعتی کے پیچھے بھی نماز جائز ہے جو بدعت سیئہ کا معتقد ہو جو قرآن و حدیث اور جماعت مسلمین سب کے مخالف ہو۔ یہی ایک جواب تمام اقوال کا جواب ہوسکتا ہے۔ مالکیہ کے مذہب کہ فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں اس کا جواب آگے آئیگا۔ حنبلیوں کے اقوال بھی بے دلیل ہیں (بشرطیکہ وہ معنی لئے جائیں جو آپنے سمجھے ہیں مگر ہم انکا اصلی حل آگے چلکر بیان کرینگے) مولانا میں آپکو ذرہ ان بزرگان کے فتووں کی حقیقت دکھادوں تاکہ آپ جو روش اہلحدیث کے خلاف انہی اقوال الرجال سے ہر جگہ کام لیتے ہیں اور انہی پر جو بلا دلیل محقق کی نگاہ میں بجز نارزد کے مصداق ہیں یہانتک مصر ہوا کرتے ہیں کہ تفریق اور شقاق کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ ان اقوال کی حقیقت سے آگاہ ہوجائیں غور فرمائیے یہی آپکے شاہد عدل مصنف منتہی لکھتے ہیں کہ تصح خلف اعمی اصم یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے کسی قسم کی کراہت کا ذکر نہیں کیا مگر مصنف اقناع نے ایک چیپی اور ساتھ لگا دی کہ مع کراھت یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابن ام مکتوم مدینہ میں امام رہے۔ اور سنئے اسی اقناع میں لکھا ہے کہ ان اتم المسافر کرہت یعنی مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو مکروہ ہے حالانکہ حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت سفر میں پوری نماز پڑھی[۱] کیا کوئی ان مصنفین سے یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتا کہ جو کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو اُس کو مکروہ کہنے کا انکو کیا حق حاصل ہے۔ یہ جوابات تو آپکے سمجھے ہوئے معنے کے لحاظ سے تھے۔ اب سنئے اصل معنے۔

جہاں کہیں اس قسم کے اقوال آتے ہیں وہاں یہ مراد ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو امام نہ بنانا چاہئے۔ تعجب ہے کہ انہی آپ کے پیش کردہ اقوال میں اس توجیہ کا قرینہ بینہ موجود ہے چنانچہ آپنے عمدہ شرح وقایہ کی عبارت نقل کی ہے کہ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق جسکا صاف ترجمہ یہ ہے کہ فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ اس میں مجھ بھی نزاع نہیں میں بھی مرات کرات لکھ چکا ہوں کہ انتخاب امام کیوقت ان لوگوں کو منتخب نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ میرا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اگر نماز پڑھا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ملکر پڑھنے سے نماز ہوجائیگی۔ الگ بیٹھ رہنا جائز نہیں۔ پس آپنے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ میرے دعوے کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں انکو مستند بھی نہیں سمجھتا۔ میرے مذہب میں سوائے قرآن و حدیث کے کوئی قول حجت شرعی مثبت دعوے نہیں۔

میں نے جو صحت صلوٰۃ اور قبولیت میں فرق بتلایا ہے آپنے اسپر بہت ہی حقارت آمیز استعجاب ظاہر کیا ہے۔ اسی جناب اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے تو میں نے کئی ایک مثالیں دی تھیں کہ (۱) بدعتی کی نماز قبول نہیں۔ (۲) ماں باپ کے نافرمان کی قبول نہیں (۳) وہ متہاجرین مسلمانوں کی نماز قبول نہیں وغیرہ مگر ان لوگوں کی اقتدا جائز ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوسکتا کہ امام اور مقتدی کا ربط صحت صلوٰۃ میں ہے قبولیت میں نہیں۔ صحت سے مراد میری وجود شرعی ہے اور قبولیت اُس کے بعد ہے جناب کو وہ حدیث یاد ہوگی جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! میں جو ایام کفر میں کوئی کار خیر کیا کرتا تھا اُسکا اجر بھی مجکو ملیگا؟ حضور نے فرمایا اسلمت علی خیر یعنی ملیگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اعمال بوجہ فی سبیل اللہ ہونے کے صحیح وجود پذیر تو ہوچکے تھے مگر بوجہ مانع شرک کے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے تھے لیکن جب اُس نے شرک چھوڑ دیا تو مانع رفع ہونے سے اصل وجود نے اپنا اثر دکھایا

[۱] مشکوٰۃ۔ باب صلوٰۃ الخوف۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ۔

الذکر الحکیم نمبر ۶ - یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب کا تصنیف کردہ رسالہ "کانا دجال" قیمت ۲ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مولانا! اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ صحت اعمال اور چیز ہے قبولیت اور چیز۔ آپ میں ذرہ آپکو آپ کے دعوے کی کہ فاسق کی اقتدا درست نہیں، نقیض سناؤں۔ حافظ ابن حزم محدث اپنی کتاب ملل والنحل میں لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ۔ تمام تابعین۔

ذهبت طائفة الصحابة كلهم دون خلاف من احد منهم وجميع فقهاء التابعين كلهم دون خلاف من احد منهم واكثر من بعدهم وجمهور اصحاب الحديث وهو قول احمد والشافعي وابي حنيفة وداود وغيرهم الى جواز الصلاة خلف الفاسق الجمعة وغيرها وبهذا نقول وخلاف هذا القول بدعة محدثة فما تأخر قط احد من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلاة خلفهم وهؤلاء افسق الفساق واما المختار فكان متهما في دينه مظنونا به الكفر۔

اکثر تبع تابعین اور محدثین۔ امام احمد شافعی۔ ابوحنیفہ اور داؤد وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز درست ہے۔ یہی ہمارا (اہلحدیثوں کا) مذہب ہے اور اس کے خلاف کہنا بدعت ہے صحابہ کرام میں سے جس کسی نے مختار بن عبید۔ حجاج۔ ابن زیاد (قاتل امام حسین)، ابن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ انکے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ ہٹتے تھے۔ حالانکہ یہ لوگ دنیا بھر کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے۔ مختار پر تو کفر کا اشتباہ بھی تھا۔ (جلد ۴ صفحہ مصری)

پھر اس عبارت کو حافظ ممدوح نے عقلی اور نقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے آپ کے پاس اگر ملل نہیں ہے تو مجھ سے منگا کر دیکھ لیجئے تاکہ ایسا دعویٰ آپکے منہ سے نہ نکلتا۔ جسکی تردید صحابہ۔ تابعین بلکہ کل محدثین اور مجتہدین پہلے کر چکے ہیں۔

حافظ ممدوح نے بہت بڑی بسیط تقریر کرکے آخر یہ کہا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو مانا کرو یعنی جو کوئی کسی نیک کام نماز حج جہاد وغیرہ کسی نیکی کی طرف بلائے تو اسکا کہا ماننا فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی بات مانا کرو۔

قال تعالى اجيبوا داعي الله فوجب بنص الله فرضا ان كل داع دعى الى خير من صلوة او حج او جهاد او تعاون على البر والتقوى ففرض اجابته وعمل ذلك الخير لقول الله تعالى تعاونوا على البر والتقوى (جلد ۴ صفحہ ۱۰۰)

حافظ ممدوح کے عموم استدلال کو دیکھو اور اپنی تنگ خیالی کو ملاحظہ فرمائیے کہ بقول آپکے تعاونوا علی البر کے مخاطب خاص مسلمان ہیں۔ دلیل سے جو آیات لائے ہیں وہ بہت عجیب ہیں۔ آیت اول کا مطلب تو صاف ہے کہ چونکہ وہ لوگ مشرک تھے اور مشرک کو [illegible]

کی آبادی جو منظور الٰہی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ان مساجد میں شرک ہی کرینگے جو اصل غرض کے مخالف ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء وتصدية مشرکوں کی نماز بھی کعبہ کے پاس یہی ہے کہ سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا فعل بری (دینی) نہیں تھا اس لئے ان کو روکا گیا مگر نماز تو مسلمہ بری (دینی) ہے۔ پھر اس سے اس کو کیا تعلق۔

دوسری آیت بھی اول مطلب سے بالکل اجنبی ہے اور مولانا صاحب نے یونہی جلدی میں لگا دی اس میں بصیغہ نفی منافقوں کے جہاد کو نہ نکلنے کا ذکر ہے یعنی تم اے منافقو! ہمارے ساتھ کبھی نہ نکلو گے کیونکہ اس سے پہلے تمہارا تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ کے ساتھ ملکر نماز جائز نہیں۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ جس کسی کا تجربہ ہو چکا ہو کہ وقت پر کام نہیں کیا کرتا انکی نسبت یہ کہا کریں کہ تم آئندہ کو بھی نہ کرو گے تمہاری یہی شان ہے کہ ؎

علف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے ٭ الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ایسا ہی آپ نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے وہ تو عجیب تر ہے اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ مشرک چونکہ اپنے ہر ایک عمل میں بوجہ شرک کھوٹا ہے کامل اخلاص سے اسکا کوئی کام نہیں ہوتا چنانچہ مشرک کا لفظ ہی یہی مطلب بتلاتا ہے تو ایسے بد اخلاص آدمی کی ہمراہی میں کوئی کام کرنا گویا اپنے آپ کو بھی آلودہ کرنا ہے اسلئے آنحضرت نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں چاہتے۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ جو نماز کو فرض الٰہی سمجھ کر پڑھیں ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ ہاں اگر ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جو شخص نماز بھی کسی غیر معبود کے لئے پڑھے یعنی اس کی نیت ہی یہ ہو کہ اس نماز کے ذریعہ سے میں فلاں نبی یا ولی کی عبادت کروں تو اس کے ساتھ ملکر پڑھنا ہم بھی نہیں کہتے۔ [illegible]

آپنے جو حضرت حسن بصری کے قول کی تاویل کی ہے اسکا جواب قسطلانی شارح بخاری کے قول میں آ چکا ہے کہ بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف ہو نہ یہ کہ معمولی معمولی باتیں جو آپنے پیش کی ہیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ آپ ان تمام مثالوں کو چھوڑ کر صرف خطبہ کے وعظ کو مثال میں پیش کرتے۔ [illegible] نہیں پیش کیا کہ آپ تو ایک زمانہ میں خطبہ میں وعظ کہنے والوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری نے علیہ کفرہ کے بجائے علیہ بدعتہ اس لئے فرمایا کہ ایک تو سوال میں بدعت کا لفظ تھا [illegible]

[illegible]

کیونکہ آپ کے نزدیک بہ تقلید متاخرین ... دو قسم ہیں ایک فاسقہ دوسری کافرہ اور یہ تو ظاہر ہے کہ تقسیم دونوں اقسام کو شامل ہوتا ہے ... جواب میں ... کا کوئی نقصان نہیں۔

آگے رہیں آپ کی پیش کردہ احادیث سو ایک تو ضعیف ہیں جنکا ضعف آپ بھی تسلیم کرتے ہیں دوم انکا حکم آنحضرت کا امام کی وقت ہے جیسا دوسری حدیث میں آیا ہے اسمعوا اطیعوا کہ تین پانچ میں سے نیک آدمیوں کو امام بنایا کرو۔ اس صورت میں تنازع ہی نہیں۔ تنازع تو اس میں ہے کہ کسی مقام پر ان فرقوں کا امام مقرر ہو یا جماعت کرا رہا ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ... کو آپ ہی ہوا ... میں سے جانتے ہیں بلکہ متعلق فقہا نے لکھا ہے ان اقتدا ... ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے امام بنا ... ہو گئے ہوں تو ان کے پیچھے بھی جائز ہے۔ آگے ... آپکو اخیر میں ان روایات کی بابت محدثین کا فیصلہ سنا دوں۔

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں فلما ضعفت الاحادیث ... الاصل ... وحدہ من صحت صلوتہ صحت امامتہ وایدہ ذلک فعل الصحابۃ فانہ اخرج البخاری فی التاریخ انہ قال ادرکت عشرۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصلون خلف ائمۃ الجور الخ۔

یعنی دونوں طرف کی روایات تو ضعیف ہیں پس ہم اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکی اپنی نماز صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور صحابہ کرام کا فعل اسکا مؤید ہے ... نماز پڑھتے رہے۔

اسی فیصلے کو جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے عون المعبود میں پسند فرمایا ہے۔ ... یہ امر قابل تحقیق ہے کہ ان کی صحت کیا چیز ہے۔ میری رائے ناقص میں صحت نماز سے مراد وجود شرعی ہے ... وجود شرعی ... ادا وارکان پر موقوف ہے قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے۔ شرعیہ ... اسکا ثبوت ... بعض دفعہ فعل کا وجود شرعی طور پر متحقق ہوجاتا ہے مگر کسی مانع کی وجہ سے قبولیت کا درجہ کو نہیں پہنچتا۔ پس موضوع بحث مرفیہ ہے جو صاحب ... نے ...

حضرت مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جناب مولوی صاحب غزنوی کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ...

هٰذا الجواب صواب لکن لا والمکاشف لیس بمخاطب بالصلوٰۃ وغیرها من الفاع الاثرۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم	یہ جواب ٹھیک ہے کیونکہ بہر حال اسکا کافر تو مخاطب ہی نہیں ہے نماز وغیرہ فرعیات سے ... نہیں دیکھتا کہ قول

حین امرہ رسولہ وقت تو دیعہ الی علم الکفار التوحید اولاً والصلوٰۃ بعدہ والحدیث معروف ولا احفظ لفظہ والوقت لا یسع الطلب ... (دستخط) احمد اللہ عفی عنہ	علیہ السلام جب اپنے رسول کو حکم دیا ایک قوم کفار کو تبلیغ کرو اقرار توحید کی ہدایت کرو جب وہ مسلمان ہو جاویں تو پھر نماز کی تلقین کرنا۔ حدیث معروف ہے اسوقت مجھے لفظ یاد نہیں ہیں اور وقت تنگ ہے ورنہ کتاب سے نقل کر دیتا۔

جواب مولانا کے اس کلام کو ہم تو کیا کوئی بھی اہل علم نہ سمجھ سکیگا کہ امر متنازع سے اسکو کیا تعلق ہے مطلب انکا تو یہ ہے کہ مرزائی نیچری وغیرہ چونکہ کافر ہیں اسلئے انپر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ کافروں کو نماز کا حکم نہیں۔ اس صورت میں اگر ہم یہ بات ثابت کر دیں کہ انپر نماز فرض ہے تو غالباً مولانا کو انکی اقتدا میں کلام نہ ہوگا۔ پس مولانا بغور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مسئلہ علم اصول میں عام طور پر معرکۃ الآرا ہے کہ کفار مکلف بالفروع ہیں یا نہیں یعنی انپر نماز روزہ فرض ہے یا نہیں۔ جمہور اصولی حتی کہ محققین حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں کہ کفار مکلف بالفروع ہیں صاحب مسلم الثبوت لکھتے ہیں الکفار مخاطبون بالفروع عند الشافعیۃ خلافاً للحنفیۃ یہ کہکر پھر حنفیوں میں سے ہی بہت سے علما کو شافعیوں کا ہم را بتلایا ہے۔ اخیر میں اس رائے کو ترجیح دینے کو لکھا ہے۔

وللقطعیۃ الآیات لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین ای الزکوٰۃ ویا ایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم ... ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ ... الی غیرہ ذلک ... (مسلم الثبوت ...)	یعنی کفار کو مکلف بالفروع کہنے والوں کی دلیلیں یہ آیتیں ہیں جن میں ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہیں گے کہ ہمیں عذاب اس لئے ہے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور زکوٰۃ نہ دیتے تھے اور وہ آیتیں ہیں جنکی

دلیل ہے جنمیں عام طور پر ذکر ہے کہ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو یہ دلائل دیکر صاحب مسلم الثبوت بوجہ قطعی ہونے کے فیصلہ دیتے ہیں کہ ان آیات کی تاویل کرنا بعید از انصاف ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کفار کو مکلف بالفروع نہ کہنا کوئی اجماعی اصول نہیں بلکہ بعض غیر محققین حنفیہ کا خیال ہے۔

اب مولانا صاحب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بحکم الاہم فالاہم کفار کو پہلے توحید سکھانی چاہئے کیونکہ یہ اصل الاصول اور قبولیت اعمال فرعیہ کے لئے شرط ہے۔ جب وہ توحید کو مان جائیں تو ان کو باقی احکام

الہامات مرزا ۔ کذاب قادیان کی بانیانہ پیشگوئیوں کی مدلل و مبرہن تکذیب قیمت ۵ر پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

اور زیادہ مدد ملیگی۔

جس طرح علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام بھی ہر اوس شخص کے لئے جس کا سرمایہ نجات توحید، رسالت اور اعمال حسنہ ہے ضروری ہے سرور کائنات صلعم کی بعثت کی غایت یہی تھی کہ دنیا کو شرک کی آلائشوں سے پاک کر کے روحانیت کو وحدانیت میں سمویا جائے اور اس طور پر انسان کو حقیقی اور اصلی معنوں میں فضل ربانی کا مستحق بنایا جائے۔ جب یہ مبارک اور مقدس ترکہ جو مسلمانوں کے لئے حضور اقدس نے چھوڑا ہے وہ اسی مقصد کی اشاعت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ تیرہ صدیوں کے مرور اور ہم لوگوں کی شامت اعمال کے متفقہ اثرات نے اس مقصد کو ہماری آنکھوں کے سامنے سے مٹا دیا اور اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم اغیار و اجانب کو صلائے اسلام دینے سے پہلو تہی کر کے حضور ختمی مآب کے اس فخر کو کم کر رہے ہیں جو آپ کو داور محشر کے سامنے اپنی امت کی کثرت پر ہوگا بلکہ اون پاکیزہ اصولوں سے دست بردار ہو کر جو قرون اولی کے مسلمانوں کی خصوصیات میں داخل تھے اپنے آپ کو ننگ اسلام ثابت کر رہے ہیں۔

ہمارے علمائے کرام کو جن کی شان میں جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک ایک بہ لحاظ علو مدارج و بلندی مراتب بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسا ہے اور جو درحقیقت احیاء و اعلائے دین کے کفیل تھے اپنے ہی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں کہ بیرونی ابتلاؤں کا نیف تو در کنار اسلام ہی کے شیرازہ کو جو بکھرتا چلا جا رہا ہے ایک جگہ باندھیں۔ جو اکا دکا کوششیں تبلیغ اسلام کے متعلق علما کی طرف سے عمل میں آتی بھی ہیں وہ ایسی ادھوری اور اس درجہ غیر منضبط اور بے قاعدہ ہیں کہ ان سے کسی مستقل اور دیرپا نتیجہ کی امید نہیں اور علما بھی بیچارے معذور ہیں۔ جب حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی تو علما کی قدر ہوتی تھی۔ وہ معاش کی طرف سے فارغ البال تھے۔ رات کے وقت نماز کی نیت باندھتے وقت اونہیں اس کی فکر نہ ہوتی تھی کہ صبح کو اون کے بال بچے کیا کھائیں گے۔ اس لئے وہ دلجمعی سے دین کی خدمت گزاری میں مصروف رہتے تھے اور اون کی کوششیں بار آور ہوتی تھیں اب یہ حال ہے کہ اکثر دین کی خدمت کرنیوالے محض متوکل علی اللہ نظر آتے ہیں۔ توکل اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس میں نظری اور عملی دونوں شانیں جلوہ گر ہوں لیکن افسوس کہ اس لفظ کے یک طرفہ تصور نے علما کو پریشان حال کر دیا اور اسلام کے چہرہ کی رونق مٹا کر دنیائے اسلام کو افلاس و جہالت کا مرکز بنا دیا۔

خیر جو ہوا سو ہوا۔ سانپ نکل گیا اور لکیر رہ گئی۔ لکیر پیٹنے سے فائدہ اور گذشتہ شان و شوکت کی مرثیہ خوانی سے حاصل؟ سوال یہ ہے کہ جس مقصد عظمی کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے اوس کے احیاء و تکمیل کی کیا سبیل ہونی چاہئے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم سوتے سے جاگ اٹھیں اور اس عام ہلچل میں حصہ لیں۔ جو اس وقت دنیا کے اطراف و جوانب میں پڑی ہوئی ہے اور جس نے دوسری قوموں کو دیکھتے دیکھتے حضیض تنزل سے نکال کر بام رفعت پر پہونچا دیا ہے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب جو تبلیغی اعتبار سے اسلام کے حریف و رقیب ہیں اطراف و اکناف عالم میں نہایت استحکام و استقلال سے اپنے قدم جماتے چلے جا رہے ہیں اور جو مذاہب کہ غیر تبلیغی تھے اون میں سے بھی بعض نے فطرت انسانی کے اوس زبردست اقتضا سے متاثر ہو کر جو ہر انسان کو اپنے ہمخیالوں کے ایک وسیع دائرہ کا مرکز بننے پر آمادہ کرتا ہے آریہ سماج کی طرح خلاف روش قدیم غیر مذاہب کے معتقدین کو کامیابی کے ساتھ اپنی طرف بلانا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی تبلیغی بے اعتنائی نے دوسرے مذاہب کو سمند اشاعت کو عنان گستہ بنا دیا ہے تو بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ بن نہیں پڑتا۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ شرم کا مقام نہیں ہے کہ اون کے اسلاف نے توحید کی جو آگ کن کن جتنوں سے ہندوستان کے اطراف و اکناف میں جلائی تھی وہ اصلاح کے ایندھن کے نہ میسر آنے سے راکھ کا ڈھیر ہوتی جائے یہاں تک کہ کئی سوا لگیٹھیاں جن میں ایمان کی دبی دبائی کچھ چنگاریاں ابھی تک باقی تھیں وہ اس زمانہ میں آریہ سماج کی عنایت سے بالکل ہی بجھ جائیں۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ امر باعث تاسف و عبرت نہیں ہے کہ ہندوستان کے قریہ قریہ یہاں کے مشنوں کی شبانہ روز کوشش سے وہ سر بفلک عمارت تیار ہو رہی ہے جسے کسی زمانہ میں تیرہ سو چار میں تک بہو نچکر خدا کے اکلوتے بیٹے کے منبر بننے کا حوصلہ ہے ؎

جو بات مناسب ہے وہ حاصل نہیں کرتے
جو اپنی گرہ میں ہے اوسکو بھی کھو رہے ہیں

بے علم بھی ہم لوگ ہیں غفلت بھی ہے طاری
افسوس کہ اندھے بھی ہیں اور سو بھی رہے ہیں

کہا یہ جاتا ہے کہ مسیحی دنیا میں مادہ پرستی بہت پھیل گئی ہے اور اہل مغرب روحانیت سے مطلقاً معرا ہوتے چلے جا رہے ہیں یہ خیال کہ ایک بڑی حد تک صحیح ہو لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ با وجود اوس سودائے حب جاہ و انہماک مزخرفات دنیاوی کے جو یورپ اور امریکہ ہی کا حصہ ہے مسیحی مشنیں اون کے

ahmadimuslim.de

دین عیسوی کی تبلیغ میں سرگرم نظر آتی ہیں کروڑوں روپیہ ان مشنوں کے اخراجات
کے لئے عیسائیوں کی جیبوں سے کھنچا چلا آتا ہے حکومت کی طرف سے ان کو ہر
طرح کی مدد ملتی ہے۔ خود پادریوں کے جوش قومی اور حرارت دینی کی یہ کیفیت
ہے کہ اپنے مقصد کی انجام دہی میں نہ دن کو دن سمجھتے ہیں نہ رات کو رات۔ وہ
اپنے تبلیغی سفر کی راہ میں پہاڑوں کی چوٹیوں کو میدان کی سطح جانتے ہیں۔
اور لوؤں کی لپٹ کو باد بہار کا جھونکا۔ افریقہ کے آتشبار صحراؤں کے گوشے
گوشے میں ان کے صلیبی مستقر موجود ہیں اور ایشیا کا چپہ چپہ ان کی تبلیغی کوششوں
کی جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ عرب کی سرزمین جہاں سے اول اول توحید کا صاف اور
پاکیزہ چشمہ ابلا تھا۔ جو صرف اسلام اور اسلامیوں کے لئے مخصوص سمجھی جاتی تھی۔
جس میں کبھی صرف مسجدیں ہی مسجدیں نظر آتی تھیں اب مسیحیت کے ایک ایسے دائرہ
سے متمیز ہو گئی ہیں جس ... کو روز بروز مرکز کے قریب لانے کی کوششیں کی
جا رہی ہیں۔ عیسائی مشنوں کی پیہم اور مسلسل مساعی نے عرب کے جنوبی و مشرقی
ساحل کو ... سے لیکر عدن تک بلکہ حدیدہ بلکہ اس سے بھی پرے یمن کے دوسرے
مقامات تک مسیح کے خون سے رنگ دیا ہے اور اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے تو
کوئی دن جاتا ہے کہ (خاکم بدہان) ان مقامات میں بھی جہاں توحید کا علم بلند تھا
[illegible]
ہندوستان میں جہاں آج سے سو سال پہلے بمشکل چند ہزار عیسائی ہونگے آج
انہیں مشنوں کی کوشش سے کئی لاکھ عیسائی نظر آ رہے ہیں اور یہ کوششیں دریا کی روانی
کی طرح ان تھک اور کشش ثقل کے اثر کی طرح اٹل ہیں۔ مسلمان ان کوششوں پر
نظر ڈالتے ہوئے یہ کہکر ہی خوش کر لیا کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں کو ہندوستان کی صرف
پنج قوموں ہی کے عیسائی بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ڈھیڑوں، چماروں،
بھنگیوں کے سے ارذل و انفار ہی نے مسیح کے گلہ کی بھیڑوں کی تعداد بڑھائی ہے اور
یہ کہکر بھی جی ہی جی میں خوش ہو لیتے ہیں کہ مسیحیت کا اسلام کے مقابلہ میں روحانیت
اور اخلاق کے لحاظ سے بمراتب کم ہونا اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس درجہ تگ و دو اور
اس قدر صرف کثیر کے اتنی مدت دراز میں اتنے کم لوگ دائرہ مسیحیت میں داخل ہوئے حالانکہ
اسلام باوجود ان تمام مساعی اور سامان تحریص و ترغیب کے نہ ہونے کے خود بخود پھیلتا چلا جاتا
ہے۔ یہ خوشی ظاہر کرتے وقت مسلمان شاید خرگوش اور کچھوے کی حکایت کی طرف سے
بالکل خالی الذہن ہو جاتے ہیں اور خرگوش سے تو کچھوے کی ساتھ ... شرط بھی لگائی تھی
مسلمانوں کو عیسائی مشنوں کی مسابقت کا خیال تک نہیں ...

پر لمبی تانے سوتے رہنا اور اشاعت اسلام کے بجائے محض اسلام کے اندرونی محاسن کو
کافی سمجھکر خود ہاتھ پاؤں نہ ہلانا۔ غرض اسلام کے اس روشن اصول کی نفی کرنا ہے کہ لیس
للانسان الا ما سعیٰ بلکہ حضور سرور کائنات کے عمر بھر کے کارناموں پر پردہ ڈالنا ہے۔
مسلمانوں کی خوشی اسوقت حق بجانب ہو جب وہ بھی پادریوں کی طرح شمار و اعداد
سے ثابت کر سکیں کہ اتنے عرصہ میں ان کی کوششوں سے اتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام
ہوئے خواہ وہ غیر مسلم بھنگی اور چمار ہی کیوں نہ ہوں۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے پچھلے دنوں اپنی ایک تقریر میں یہ ظاہر کیا تھا کہ ہندوستان
کی چوبیس کروڑ ہندو آبادی کا چوتھا حصہ اس رذیل طبقہ کو ظاہر کرتا ہے جس پر ہندو تہذیب
کسی طرح اپنی روشنی ڈالنا نہیں چاہتی۔ غرض ... حالت میں نہیں آ سکتی۔ بہ الفاظ دیگر
تقریباً چھ کروڑ پنج قوم کے شودر ایسے ہیں جنہیں برہمن، چھتری اور ویش اپنی ذات
برادری میں مذہباً شامل نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مسٹر گوکھلے نے
مسلمانوں کو صلائے عام دی تھی کہ ان ارذل و ادانی کو جنہیں مسیحی مشنیں اپنا تختہ
مشق بنانے میں مصروف ہیں اسلام کے دامن میں پناہ دیجائے اور انہیں ملک
کے لئے مفید بنانے کی کوشش کی جائے۔

ہمارے خیال میں وہ وقت آ گیا ہے کہ مسٹر گوکھلے کے مشورہ پر کان دھر کر ...
... اور دیگر غیر ہندو قوموں کو مسلمان بنانے کی دور از کار کوششوں
میں اپنا وقت روپیہ اور محنت صرف کی جائے خود اپنے ہی گھر کی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر
ابنائے وطن ہی کو اسلامی برادری میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے اور
اس مبارک کام کو خدا کا نام لے کر بلا تاخیر مزید شروع کر دیا جائے۔

اس کام کے مبارک اور مقدس ہونے میں کسی شخص کو جو خدا کو ایک جانتا ہو
اور محمد کا کلمہ پڑھتا ہو کلام نہ ہوگا لیکن اس کے آسان ہونے میں ہر شخص کو کلام
ہوگا۔ ہم جو تجویز اسوقت قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بہت دشوار پسند کے تقاضے سے مجبور
ہو کر ... وہ بزرگان ملت کی خاص توجہ کی محتاج ہے

ہماری رائے ناقص میں وہ وقت آ گیا ہے کہ ملت بیضا کی اشاعت کا کام ایک
صدر جماعت کے سپرد کیا جائے جس کا انتخاب اس غرض کے لئے مشاہیر و اکابر قوم
میں سے عمل میں آئے اور جس کا صدر مقام ہندوستان کا کوئی ایسا شہر قرار دیا جائے
جو موقعہ کے لحاظ سے اس کام کا مرکز ہو۔ اس صدر جماعت کا نام انجمن اعلائے کلمۃ اللہ
یا کوئی اسی طرح کا اور موزوں نام ہو جسے بزرگان قوم تجویز کریں اور ... کا کام
ہو کہ لائق واعظوں اور ... کو ... [illegible]

اطراف واکناف ملک میں اسلام کی تلقین کے لئے بھیجے اور چونکہ یہ زمانہ مسابقت اور مقابلہ کا ہے اصول شریعت شریف کے اوامر ونواہی کو مدنظر رکھنے کے بعد اُس قسم کی تمام جائز کوششوں کو دین اسلام کے پھیلانے کے متعلق عمل میں لائے جو مسیحی مشنیں آج کل عمل میں لا رہی ہیں۔ اس کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوگی جس کے لئے حسب معمول چندہ کرنا ہوگا۔ اور امید ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو دامے درمے اس کام میں حصہ نہ لے بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ جن لوگوں نے یہ کام شروع کیا ہے وہ بھروسے کے لائق ہیں اور بیل منڈھے چڑھنے والی ہے لیکن اگر دو ہزار روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی کا انتظام ہوجائے تو اس کام کو ایک چھوٹے سے پیمانہ پر شروع کیا جاسکتا ہے۔ نتائج جس وقت حسب دلخواہ نکلنے لگیں گے تو اس سے سوگنا چندہ ہوجانا ممکن ہے۔ ممالک محروسہ سرکار نظام کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے جس میں کوئی بارہ لاکھ مسلمان ہیں باقی ہندو ہیں۔ ہندوؤں میں سے بھی دس بارہ لاکھ ہی اونچی ذاتوں کے لوگ ہیں باقی وہی ادانی و اقاصی ہیں جنکا ذکر مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔ عیسائی مشنیں ان لوگوں کو مسیحیت کے دائرہ میں لانے کے لئے جابجا قائم ہیں اور اُن کی کوششیں دن رات باجود یہی ہیں خصوصاً جس زمانہ میں قحط کی بلا ملک پر نازل ہوتی ہے سینکڑوں یتیم لاوارث بچے تنہا کی بادشاہت میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اس لئے انجمن اپنی تبلیغی کوششوں کا آغاز دکن ہی سے کر سکتی ہے۔ اور اسلام کی اُس تہذیب کی روشنی کو جو ہندو اور عیسائی تہذیب کے مقابلہ میں بمراتب نظر افروز اور بمدارج دل آرا ہے ملک میں پھیلا کر مساوات حقوق اور اخوت کے اُن برکات کی لوگوں کو صلائے عام دے سکتی ہے جنکا دوسروں کو صرف ادعا ہی ادعا ہے لیکن جن سے ہم نے اغیار کو مستفید کر کے دکھایا ہے اور دکھا سکتے ہیں۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر کہ ہر کام پہلے چھوٹے پیمانہ سے کرنا چاہئے۔ ہماری مجوزہ انجمن پہلے محروسہ سرکار عالی کے صرف ایک ضلع کو اپنی کوششوں کے لئے منتخب کرے گی۔ انجمن کا نمایندہ مع دو ایک مددگاروں کے ساتھ جاکر وہاں اپنا مستقر اور اس کی مختلف تحصیلات و دیہات میں اپنے مشن کی شاخیں قائم کریگا۔ اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت درست کرے۔ انہیں روزہ نماز کا پابند بنائے اُنہیں حلال و حرام کی تمیز سکھائے کیونکہ افسوس ہے کہ خود مسلمانوں کی حالت بھی جہالت اور اوہام پرستی کی وجہ سے بت پرستی کے قریب قریب پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد وہ دوسری ملت کے لوگوں کو وحدانیت اور رسالت کا سبق پڑھا کر نجات کا رستہ دکھانے کی کوشش کریگا مسجد میں وعظ کریگا۔ شوارع عام پر توحید کی منادی کریگا۔ مکتب میں جنکا قیام وہاں پہونچنے کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ ہر قوم وملت کے بچوں کو بلا کر بلا فیس تعلیم دیگا۔ پھر وہ ضلع کے اطراف واکناف میں دورہ کریگا۔ اور دہ بدہ قریہ بقریہ اسلام کی مشعل ہاتھ میں لئے چکر لگائیگا۔ ضلع کے مضافات میں جہاں جہاں مشن کی شاخیں ہونگی اُنکی کارروائی کی نگرانی کریگا اور انکی کارگذاری کی ہفتہ وار رپورٹ طلب کریگا اور ہر مہینہ کل ضلع کی مفصل رپورٹ انجمن کے پاس بھیجیگا۔ اور جب ایک سال کے بعد انجمن کو معلوم ہوجائیگا کہ اُس کی کوششیں بارآور ہو رہی ہیں جو نا ممکن ہے کہ بارآور نہ ہوں تو دو تین اور اضلاع کو اس کام کے لئے منتخب کریگی یہانتک کہ کچھ زمانے کے بعد کل کے کل حدود اس کے لئے تنگ ہوجائینگے اور وہ برٹش انڈیا میں قدم رکھیگی اور پھر وہاں کی بستی بستی اور تمام ہندوستان کو پے سپر کرتی ہوئی دوسرے ممالک کا رُخ کریگی بلحاظ ضرورت انجمن ملک کے اطراف واکناف میں اپنے وفود بھی بھیج سکے گی تاکہ اگر ملک کے کسی خاص حصہ میں اسلامی برادری کے قائم شدہ حقوق کے غصب کرنے کی کوئی کوشش کسی دوسرے مذہب کے شیدائیوں کی طرف سے عمل میں آئے تو فوراً اُس کا سدباب کرے۔

لیکچرار اور واعظ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے انجمن کو ایسے مطلوب ہونگے جو ضروریات زمانہ سے باخبر ہوں یعنی علوم دینیہ میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مغربی علوم سے بھی بقدر وافی بہرہ اندوز ہوا ہو تاکہ اُن پر تنگ خیال ہونے کا اعتراض عاید نہ ہو سکے اور وہ اُن ہتھیاروں سے مسلح ہوں جو بیسویں صدی کے ہر اُس عالم کے زیب بدن ہونے چاہئیں جو سائنس کے پیدا کئے ہوئے سفسطہ اور تشکک کا قلع قمع کرنیکا آرزومند ہے لیکن افسوس کہ ایسے علما اول تو ہم میں موجود ہی نہیں اور جو موجود ہیں بھی تو اُن کے نام انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور ہم اُن کی فصاحت سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے اس لئے بالفعل انجمن کو پرانی روشنی ہی کے جوشیلے اور اسلامی غیرت والے وعاظ رکھنے والے مناد ہی پر کہ اُن کی ایک معقول تعداد دیوبند۔ آرہ کے مدارس اور دارالعلوم ندوہ سے بہم پہونچ سکتی ہے۔ قناعت کرنی پڑیگی لیکن انجمن اُس قسم کے علما کے بہم پہونچانے کی فکر سے غافل نہ ہوگی جن کی آجکل ضرورت ہے اسکے لئے انجمن یہ تدبیر کریگی کہ رفتہ رفتہ جب اُس کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہوجائے تو ایک دینی دارالعلم قائم کریگی جس میں اُن مسلمان گریجوایٹوں کو جن کی سیکنڈ لنگویج عربی ہو چار سال تک فقہ وحدیث اور کل علوم قرآنی کی تعلیم دینے کے ساتھ دوسرے مذاہب کے اصول و نکات سے باخبر کیا جائے تاکہ اُن میں سے ہر ایک اپنے وقت کا غزالی و رازی

ahmadimuslim.de

بلکہ ان حملوں کو جو اسلام پر کئے جاتے ہیں بخوبی رد کرنے پر قادر ہونگے ۔ اور اسلام کا جھنڈا ان دلوں پر آسانی گاڑ سکتے جن تک ایسے علماء کے موجود نہ ہونے کے باعث توحید و رسالت کے رموز کی رسائی نہیں ہو سکتی ۔ یہ ممکن ہے کہ انجمن خود یہ مدرسہ قائم نہ کرے بلکہ آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ سے خط و کتابت کرنے کے بعد وہ انتظام کرے [illegible] کی قائم کیا جائے اور چار سال تک عربی دان گریجویٹ اس میں انجمن کی طرف سے وظائف پا کر علوم دینیہ کی تکمیل کیا کریں اور چار سال کے بعد جب وہ ڈاکٹر آف ڈیوینیٹی بن کر نکلیں تو انجمن فوراً ان کی معقول تنخواہیں مقرر کرکے اپنے کسی ضلع کا دینی پیشوا یا مناد بنا کر بھیجدے ہماری رائے ناقص میں یہ تجویز زیادہ آسان اور عملی پہلو لئے ہوئے ہے اور ہمیں امید ہے کہ نواب وقار الملک جیسا باخدا اور جوشیلا بزرگ جس کی رگ رگ میں اسلامی محبت بھری ہوئی ہے اس تجویز کا نہایت خوشی سے خیر مقدم کریگا ۔

تمدن کے دکن ریویو میں ایک اسی قسم کی تجویز جسے ہم نے مفصل عرض کیا ہے مولوی تسلیم حیدر صاحب [illegible] کا سلسلہ مجملاً پیش کی تھی ۔ اسپر آنریبل فاضل ہمعصر وکیل امرتسر نے ۲۶ فروری کی اشاعت میں نقطہ انتقاد ڈالتے ہوئے لکھا ہے "سوال یہ ہے کہ اگر کوئی انجمن ایسی قائم بھی ہو جائے تو کام کرنیوالے کہاں سے آئینگے ۔ ہندوستان میں اسوقت دو گروہ موجود ہیں تعلیم قدیم کے مرتبہ خواں اور تعلیم جدید کے علم بردار ۔ پہلی جماعت سے علماء [illegible] عبارت ہیں مگر ان کو تکفیر اسلام کی بحث سے فرصت نہیں رہی ۔ رہی دوسری جماعت بلاشبہ اس سے بڑی بڑی امیدیں کیجاتی تھیں ۔ مگر نصف صدی کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ پہلے گروہ سے بھی گئی گذری ہے ۔ پس جب علمائے ملت صدہا اوراق مباحث کی ورق گردانی کر رہے ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو شکم پرستی کے مشاغل سے فرصت نہیں تو عقائد اسلامیہ کی حفاظت کون کرے اور علم کلام کی ترویج کی کس سے امید ہو"

اس مرض کے علاج کے متعلق دکن ریویو اور وکیل کو تو رد ہوا ہے ۔ وکیل کا خیال ہے کہ علوم عربیہ و اسلامیہ کی تعلیم اور باقاعدہ تعلیم سے ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو بقدر ضرورت انگریزی بھی جانتے ہوں [illegible] ہم نے وضاحت سے پیش کیا ہے ۔ ہمارے محترم ہمعصر کے الفاظ [illegible] بقدر ضرورت البتہ خاطر انگیز ہیں ۔ بیسویں صدی کے مسلمان عالم کو نہ صرف انگریزی بلکہ اگر ممکن ہو تو جرمن اور فرنچ میں بھی دستگاہ کامل حاصل ہونی چاہئیے ۔

بہرحال ہم کو اس خیال سے کہ کام کرنیوالے موجود نہیں مایوس ہونا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرکے بیٹھ رہنا بلحاظ مسلمان ہونے کے جنکا اصول لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہے کسی طرح زیبا نہیں ہمیں کام کرنیوالے پیدا کرنے چاہئیں انجمن کے انعقاد کے بعد سرمایہ بہم پہنچانے اور پرانی روش کے علماء کی مدد سے اعلاء کلمۃ اللہ کا کام شروع کر دینا چاہئیے ۔ کاش مجوزہ انجمن کا سکرٹری جسمیں علمی و عملی شانیں بدرجہ اتم جلوہ گر ہوں لازم ہیں علامہ شبلی کا ہمزبان اور جوشیلا بزرگ ہو لیکن اگر اس کام کے لئے علامہ ممدوح ہمیں میسر آ سکیں تو پھر کسی ایسے باعمل اور روشن خیال عالم کا تقرر اس خدمت پر ہونا چاہئیے جس کے دل میں جوش اسلام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو اور جو اس کام کا صلہ اہل دنیا سے نہ چاہتا ہو ۔ بلکہ للہ اپنا فرض سمجھ کر انجام دے ۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں حیدرآباد دکن میں چند ایسے بزرگ مل گئے ہیں جنہیں ہماری اس تجویز سے پورا اتفاق ہے اور جو دل و جان سے اس مبارک کام میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں منجملہ ان اصحاب کے ایک بزرگ نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب وظیفہ خوار سرکار نظام ہیں جو ایک پرجوش اور روشن خیال مسلمان ہیں انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جہانتک ان سے بن پڑیگا اس مقدس مقصد کی تکمیل میں ساعی ہونگے ۔ چونکہ اس اہم بالشان مقصد کی تکمیل کا مدار بہت زیادہ تر سرمایہ ہی ہے اس لئے ہم نے قصد کر لیا ہے کہ چندہ خود ہی وصول کرنا شروع کر دیں اور جبتک کہ انجمن کا باقاعدہ انعقاد نہ ہو لے اس دینی سرمایہ کے امین ہو کر اسے بنک آف بنگال میں جمع کراتے رہیں اور انجمن کے ترکیب پذیر ہونے پر کل رقم مجتمعہ خازن انجمن کے حوالہ کر دیں ۔ ممکن ہے کہ اس انجمن کا سرمایہ محدود ہو ابھی قوت سے فعل میں بھی نہیں آئی پچاس روپیہ ماہانہ کی تعداد تک [illegible] پہنچ گیا ہے جو اس کے حق میں ایک مبارک فال ہے ۔

اہلحدیث :- اس کام کے لئے کسی مستقبل زمانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں جبکہ حال ہی میں کام کا موقع ملتا ہے ۔ دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام اسی غرض سے قائم ہو چکی ہے ۔ گو وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن اگر بہی خواہان اسلام اسکی طرف توجہ کرینگے تو کار آمد بن سکتی ہے ۔ ہمارے خیال میں کارکنان انجمن کو بھی ذرا فراخ حوصلگی سے کام لیکر انجمن کو وسعت دینا چاہئیے ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مقامی خصوصیت کو اٹھا کر کل ملک کے حامیان اسلام کو ارکان انتظامیہ میں شریک کرکے کام چلائیں ۔ اور کل مسلمانان ہند کو انجمن ہدایت الاسلام سے دلچسپی لینا چاہئیے بس یہی انجمن ایک مرکز ہو باقی شاخیں ۔

امید ہے کہ ارکان انجمن ہمکو بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرما دینگے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں ۔

ahmadimuslim.de

غریب فنڈ

مندرجہ ذیل چندہ غریب فنڈ کی امداد میں وصول ہوا:۔

مولوی محمد حسین صاحب کوئلہ فروش دہلی	عمر
گذشتہ فنڈ	۱۱/
بقایا سابقہ	۶/
میزان	۱۷/
ایک اخبار بنام امام الدین خان بھیجا گیا جاری کیا گیا	/۳
باقی	۱۶/

حساب دوستاں در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہے لہٰذا اطلاعاً گذارش ہے کہ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندہ روانہ کرنا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار مینیجر

۳	امرتسر
۵۱	شام کوٹ
۵۹	انبوہا
۶۶	لکھنؤ
۷۰	رحیم آباد
۷۱	ناگپور
۸۲	چک سکندر
۸۶	ناگپور
۱۰۵	لکھوکے
۱۰۷	مدراس
۱۲۳	قادیان
۱۵۳	کیتھل
۱۹۰	میچکلاں
۲۷۲	بلاسپور
۳۱۵	لاٹھیور
۳۲۰	گوجرگرہ
۳۵۲	امروہہ
۳۱۸	چھپرہ
۵۲۰	سیالکوٹ
۵۲۳	سوٹا (درجہ)
۵۲۵	سیہوڑہ
۵۳۶	سہارنپور
۵۵۲	پٹیالہ
۵۶۰	جالپور
۵۶۱	آرہ
۷۸۰	وریاہ
۷۸۲	قلعہ میاں سنگھ
۷۹۳	گھاٹ
۷۹۳	جالندھر
۷۹۹	نیابت بھاگ
۸۰۴	دہلی
۸۰۵	دواری
۸۰۶	ایوت محل
۸۲۶	مراد آباد
۹۳۶	بھٹا
۹۵۲	لکھنؤ
۹۵۹	کلیانت پور
۹۶۰	مروت پور
۹۶۲	وانمباڑی
۹۷۹	بارکپور
۹۸۱	پنڈوری جھنگ
۹۸۹	کوٹ سیور
۹۹۱	جیپور
۹۹۵	گیا
۱۰۹۷	سالاکسوڑی
۱۱۲۰	گوگیرہ
۱۱۲۸	بشیر ماری
۱۱۲۹	انگلسیور
۱۱۳۲	ہلدی باڑی
۱۱۳۵	علیگڑھ
۱۱۳۹	بردوان
۱۱۴۱	ٹالورا
۱۱۴۲	نورچک
۱۱۴۳	سیالکوٹ
۱۱۴۴	جگہ
۱۱۴۵	بجواڑی
۱۱۴۶	قلعہ میاں سنگھ
۱۱۴۷	جلیسر
۱۱۴۸	ڈپٹی
۱۱۵۱	سرگودھا
۱۱۵۳	پھگواڑہ
۱۱۵۴	لکشی پور
۱۱۵۵	پیرانوالہ
۱۱۵۶	چکوال
۱۱۵۷	چوہڑپور
۱۱۵۸	بانکی پور
۱۱۵۹	برج
۱۱۶۳	چانڈہ
۱۱۶۴	بھاگلپور
۱۱۶۵	پھلور
۱۱۶۶	الخمیس (دریا)
۱۱۶۷	آروی
۱۱۶۸	پٹیالہ
۱۱۷۰	کیمبل پور
۱۱۷۱	سنبل پور
۱۲۲۳	دیناگر
۱۲۴۳	گیلانی
۱۲۹۱	بلگاؤں

فتاویٰ

اطلاع
مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں۔ عام اجازت ہے (ابوالوفا)

س نمبر ۱۲۷ - زید کی زوجہ نے اپنی عین حیات بحالت تندرستی اور ہوش و حواس کے بحالت پر خاوند کو اپنی خوشی سے گواہوں کے روبرو اپنا مہر بخشدیا بعد وفات زوجہ زید اس کے ورثاء زید سے مہر کے حصہ کا دعوے و تقاضا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(عبدالحق از تندو اس جلو دیار لیوہ)

ج نمبر ۱۲۷ - زوجہ مذکور نے اگر خوشی سے مہر بخشدیا ہے تو ورثاء کا دعوے صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا۔

س نمبر ۱۲۸ - ہندہ متوفیہ کا کل مال منقولہ اس کے والد کے پاس رہ گیا اس کے والد نے ایک سال تک تمام مال کو ورثاء ہندہ میں تقسیم نہ کر کے اپنے پاس روک رکھا۔ باوجودیکہ ورثاء و تقسیم کا دعوے اور تقاضا کرتے رہے۔ آیا یہ اخیر اس کے والد کا حکم شریعت کے جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۸ - بلا وجہ اگر اس نے روکا ہے تو گناہگار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مطل الغنی ظلم

س نمبر ۱۲۹ - ہندہ متوفیہ کا مال منقولہ سب کچھ بعد وفات ہندہ اس کے والد کے پاس رہ گیا تھا۔ بعد جب ہندہ متوفیہ کے ورثاء خاوند وغیرہ نے تقسیم مال ہندہ کا تقاضا کیا تو اس کے والد نے جھوٹا مقدمہ شروع کر کے بیان کیا کہ ایک سال گذر چکا۔ بعد یہ اظہار کیا کہ کل مال اسکا چوری گیا۔ پولیس کی تحقیقات میں چوری ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ خود والد ہندہ متوفیہ کی جعلسازی اور جھوٹی رپورٹ ثابت ہوئی۔ غرض یہ بات حاکم کے روبرو بھی جھوٹی ٹھیری تو پھر ہندہ متوفیہ کے ورثاء بغیر اس کے خاوند وغیرہ اپنا اپنا حصہ والد ہندہ سے لینے کے مستحق ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۹ - اگر اسکا دعوے غلط ہے تو ورثاء ہندہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۰ - ہندہ متوفیہ کے والدین اور خاوند اور دو لڑکے موجود ہیں تو ان میں ترکہ ہندہ کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۰ - متوفیہ کا ترکہ مندرجہ ذیل صورت سے تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۱۲

میت ھندہ

باپ	ماں	خاوند	لڑکا	لڑکا
۲	۲	۳	(۲½	(۵) ۲½)

یعنی بارہ حصوں میں سے دو دو والدین میت کو ملینگے اور تین یعنی چوتھائی خاوند کو اور پانچ حصے دو بیٹوں کو۔ والعلم عند اللہ

سوال نمبر ۱۳۱ - بندوق جو وقت شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر چلائی جائے خواہ اس میں گولی ہو یا چھرہ اور شکار ہاتھ تک پہنچنے سے پہلے اسی صدمہ سے مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز۔ اور اگر زندہ ملے تو ذبح کیا جائے یا وہی پہلی تکبیر کافی ہوگی؟

(محمد افضل خاں مینجر انجمن قرض حسنہ ٹونک)

جواب نمبر ۱۳۱ - شکار بندوق کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار کے نزدیک یہ راجح معلوم ہوتا ہے کہ شکار بندوق جائز ہے اگر مرے نہیں تو ذبح کر لیا جائے اور تکبیر کافی ہے۔

سوال نمبر ۱۳۲ - ہرن پر بندوق چلائی یا میل گائے وغیرہ پر اور اسکو ذبح کیا جب پیٹ چاک کیا تو سالم بچہ نکلا جس میں بالکل جان نہیں بسبب مرجانے اپنی ماں کے تو وہ مردار ہے یا حلال حالانکہ ماں کو حلال کیا ہے۔ اور اگر زندہ بچہ نکلے تو اسکی ماں کا ذبیحہ کافی ہوگا یا اسکو علیحدہ ذبح کیا جائے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۲ - حدیث شریف میں ہے کہ ماں کا ذبح بچہ کا بھی ذبح کافی ہے پس بچہ حلال ہے۔

سوال نمبر ۱۳۳ - ہم نے ایک انجمن قرض حسنہ قائم کی ہے اس میں بلا کسی منافع وغیرہ کے لوگوں کو انکا مال گروی رکھ کر یا ضمانت معتبران پر قرض دیا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سود کی لینے سے تو ایک طرح کا مال کا نقصان ہے جبکہ لوگ جناب کہو نگا اور جب تم ایسا بلا روک کے کارخانہ جاری کرتے ہو تو گویا قرضدار بناتے ہو اور قرضدار کے جنازہ کی نماز آنحضرت نے نہیں پڑھی؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۳ - حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو قرض حسنہ دیوے جبتک [illegible] کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے [illegible] پس جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ انکی غلط فہمی ہے۔ قرضدار بنانا اور ہے اور ضرورت کے وقت قرضہ دینا اور ہے قرضدار بنانا تو یہ ہے کہ کسی شخص کو ناجائز ترغیب دیکر اسکا مال و اسباب عیاشی وغیرہ ناجائز کاموں میں لٹا دے یہانتک کہ جب اس کے پاس کچھ نہ رہے تو اسکو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں افواہاً سنا ہے کہ تخمیناً پچیس ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا اور تیس ہزار کے وعدے - زیورات اور متفرقات کو ملحوظ رکھکر بہت بڑی کامیابی ہے -

اس ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان سپیشل ٹرین میں رات کے وقت ایک شخص زنانہ لباس پہنکر زنانہ کمرے میں گھس گیا اور چھری دکھا کر زنانہ مسافروں کو دھمکا کر زیورات اتروالیا - آخر کار پکڑا گیا -

گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے کان کنی و ریشم بافی کی تعلیم کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ دو سال کے لئے اس طالب علم کو دینا منظور کیا ہے جو ہندوستان سے باہر کسی ملک میں ان فنون کی تعلیم حاصل کرے -

دولت برطانیہ کی خواہش تھی کہ دولت عثمانیہ کی طرف سے جو سفیر لندن میں مقرر کیا جائے وہ عیسائی مذہب کا ہو - تاکہ وہ اور اس کی بیوی ہر قسم کے سرکاری جلسوں [illegible] ان کی بیوی روسی ہے اور عیسائی مذہب پر قائم ہے - اس طرح دونوں سلطنتوں کی خواہش پوری ہو گئی -

آسٹریلیا کے ایک دولتمند نے دو ہزار پونڈ کی رقم حجاز ریلوے کے چندہ میں دی ہے -

باشندگان بمبئی نے پیسہ فنڈ میں ایک ایک پیسہ چندہ دیکر اس قدر روپیہ جمع کر لیا ہے کہ اب اس سے شیشہ سازی کا ایک کارخانہ جاری کرنا چاہتے ہیں -

جناب مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مقیم لاہور کا ۲۱ - اپریل کو انتقال ہو گیا مرحوم بڑے پائے کے اہل علم تھے - آپ نے اپنی مسجد پر ایک بورڈ لگا رکھا تھا - کہ وہابی نیچری وغیرہ اس مسجد میں نہ آئیں ؏

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ناظرین سے دعائے خیر کی امید ہے -

مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں سونے کی بیماری سے آجکل ۱۰۰۰ آدمی مبتلا مرض ہیں - ان کا علاج ہو رہا ہے مگر ان کو نیند سے ہوش نہیں آتا - گورنر یوگنڈا نے ان مریضوں کی امداد کیلئے ایک چندہ کا فنڈ قائم کیا ہے -

بھوپال میں ریاست کی جانب سے پارچہ بافی اور پنبہ ریسی کا ایک کارخانہ قائم ہونے والا ہے - کپاس اوٹنے اور روئی دبانے کا کارخانہ پہلے سے جاری ہے -

پشاور کی خبر ہے کہ ۲۴ مارچ کو موضع سارکھ میں جو کہ تھانہ شابا داؤد کے پاس واقع ہے ایک ہندو کے گھر میں لٹیروں نے چھاپہ مارا - مقتول ایک مہاجن تھا - اس بیچارے کے دو لڑکے بھی قتل کئے گئے اور تمام بہیات جلا دی گئیں - تھانہ میں رپورٹ ہونے پر تحقیقات ہو رہی ہے -

بلوچستان تناولی میں وہاں کی میونسپلٹی نے بھی ۲۰ ہزار کا نقصان اٹھایا - یہ بھی باشندوں سے وصول کرینگے - ۹۳ بلوچیوں پر فرد جرم لگائی گئی -

لکھنؤ کی قحط کمیٹی نے امداد غربا کیلئے شہر میں ارزان غلہ کی اور چار دوکانیں کھولیں -

ایسٹ انڈین ریلوے نے بھی ادنے ملازموں کو گرانئ غلہ کا الاونس دینا منظور کیا ہے -

گورنر بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستانی کارخانہ ہندوستانی سامان [illegible] آیا جس سے دو ہزار آدمی غرق ہوئے -

چندر نگر کلکتہ کے قریب فرانسیسی علاقہ ہے وہاں کے مسٹر ایم ٹار دیول نے چندر نگر میں سوراجیہ کے جلسوں کے منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے - اس ممانعت سے ناراض ہو کر دیسیوں نے ان پر بمب کا گولا پھینکا - ایم ٹار دیول بال بال بچ گئے -

مراکو کے لٹیروں کو برٹش گورنمنٹ نے مطلع کر دیا ہے کہ اگر تم کسی برٹش رعایا کو قید کر لیا کرو گے تو آئندہ سے اس کی رہائی کے لئے زرِ فدیہ نہیں دیا جایا کرے گا -

فرانس کے دار الخلافہ شہر پیرس میں ایم - ڈی لاگرینج نے ایک غبارہ بنایا - اس نے ۱/۲ ۹ منٹ میں ۶۹۲۵ میٹر تک اور ہر اک اپنی مرضی سے فضا ہوا میں غبارہ کو چلایا - آج تک اس سے بہتر غبارہ نہیں بنا -

کلکتہ کی ٹکسال میں آجکل ۹ لاکھ پیسے روزانہ سکوک ہوتے ہیں یہ پیسے قحط زدہ اضلاع کے قحط زدوں کو مزدوری تقسیم کرنے کے کام آئیں گے -

سگنلروں کی تنخواہ میں ۱۲ امجمالی سو اضافہ کر دیا جائیگا -

عیسائیوں کے رد میں خداوند کی ماں اور خدا کا باپ قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ ـ ر

ahmadimuslim.de

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جاوینگے بشرطیکہ وہ کم از کم ... پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے :-

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے ... کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ :- [illegible] ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ [illegible] پر آنے چاہئیں ... وصول ہونے پر پاکٹ کیس [illegible] بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور ... دیا جاوے گا۔ اور اگر ... زیادہ اصحاب نے صحیح جواب ... تو انعام معمہ رسدی ... کی کثرت رائے پر ... کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ ... یاد رہے کہ جب تک قیمت ... انعام کا مستحق نہیں ... ہو گا +

[illegible] صندوقچہ ... کوئی شخص

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جیبی

خوراک شناس ... کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض ... بیمارہ مریض شفا پا چکے ہیں جب ڈاکٹر یا حکیم ... پاس ... [illegible]

[illegible]

امراض [illegible]

[illegible]

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو ... اور ... ثابت کر دے۔ اگر ... میں قیمت واپس کر لے یا ایک ہزار روپیہ ... پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو کوئی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے:

[illegible] پچاس روپیہ بنام سردار ... صاحب ... ضلع منٹگمری ... لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible] صاحب ... +

[illegible]

کا پتہ :- ڈاکٹر جوہرا لال ایم ایس برجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

مزار پر ناک رگڑنے والوں کو مایوسی ہوئی تو تنگ آکر پیچھا چھوڑا۔ ہاں البتہ اتنا تو ضرور کرتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دو موقعہ کہیں۔ آتے جاتے ہوئے دوچار ہو گئے تو وہابی لوہابی نیچری بک دیا اور کچھ نہیں۔ اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ چند اشخاص ایسے بھی تھے کہ دکھانے کے لئے موحد بن گئے تھے یا کہ اُن کو خدا و رسول کی رضامندی پر اپنے عزیزوں اور علاقہ داروں کی رضا جوئی مقدم اور لابد معلوم ہوئی وہ پھر اپنے وہی باپ دادا کے طریقہ پر آگئے مگر ایسے منافقوں کی تعداد صرف انگلیوں پر شمار ہونے کے لائق ہے۔

خدائی برتر کی عجیب شان ہے کہ جہاں پر توحید و سنت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ وہاں پر ایک جماعت موحدین و متبعین سنت رسول امین کی قائم ہو جائے۔ اور با وصف کسی [illegible]

[illegible]

وعمر قریزی کی انکے نام یہ ہیں محمد سکندر خان۔ عبدالنعیم خان اور منشی حمزہ خان گو یہ تینوں صاحب طالب علم اور نو عمر ہیں لیکن حوصلہ جلیل رکھتے ہیں منشی حمزہ خان صاحب کو تو مذہبی معلومات اسقدر حاصل ہیں کہ کوئی بدعتی مولوی تاب نہیں لاتا کہ گفتگو کرے۔ عین وقت پر گریز کر جاتے ہیں انہیں تینوں اشخاص کی سعی و خاص سعی اللہ محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ اس مشرکوں اور بدعتیوں کے ہیڈ کوارٹر میں توحید و سنت کے جھنڈے گڑ گئے۔ آفرین باد بریں ہمت مردانہ شاں۔ خداوند عالم ان لوگوں کی ہمت و حمیت دینی میں ترقی بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین۔ ذ، نامہ نگار از برلام

پیسہ اخبار کا عجیب جواب

اڈیٹر پیسہ اخبار سے کسی دیندار مسلمان نے پوچھا کہ کوا حلال ہے یا حرام۔ اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے

یہ دنیا کدھر جا رہی ہے اور مسلمان بیکار کس ذہن میں لگے ہوئے ہیں " ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء

اڈیٹر صاحب کا جواب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا مطلب رکھتا ہے۔ جہانتک ہم نے غور کیا یہ سمجھا کہ حلال حرام کا مسئلہ پوچھنو پر ناراضگی ہے۔ اللہ اکبر زمانہ بھی مسلمانوں پر آنیوالا تھا کہ مسلمانوں کے لیڈر اور اسلام کی کشتی کے ناخدا اور مسلمانوں کے بہی خواہ کسی مسلمان کے حلال حرام کا مسئلہ پوچھنے پر خفا ہوں کہ تم کیا بیہودہ کام کر رہے ہو جسکا مطلب یہ ہے کہ حرام حلال کی تمیز ہی اٹھا دو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے بہتر تھا کہ اڈیٹر صاحب یہ کہتے کہ علماء دین سے پوچھئے۔ مگر سوال کو عبث بتلاتے خطرہ ہے کہ کل کوئی مسلمان یہ پوچھے کہ خنزیر حلال ہے یا حرام تو اڈیٹر صاحب اسپر بھی خفا ہو کر فرما دینگے کہ یورپ میں تو یہ تمیز نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ حلال حرام کے سوالات نہیں چھوڑتے۔ ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب کا یہ جواب انکی حیثیت اور شان سے بہت گرا ہوا ہے۔

رپورٹ وعظ اہلحدیث کانفرنس

[illegible] گرد و نواح میں اس مہینہ میں دورہ ہوا۔ مسلمانوں نے از خود جو خدمت کی وہ بطور خرچ ڈاک و غیرہ تھا باقی ۳ روپیہ میرے پاس رہا۔ (حافظ محمد)

دوگھر کی مسلمانی اسمیں بھی آنا کانی

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ حضرات! علماء کرام حنفیہ دام مجدہم سے مراسم کریمانہ سے نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ سوال مندرجہ تحریر کا جواب کشفی بخش کی امید کی جاتی ہے۔ اور علماء فریقین کے جناب میں التماس یہ ہے کہ سوال کے علاوہ جو مضامین ہیں انکو غائیت توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرما دیں اگر لائق عمل ہو تو قبول فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

سوال تقلید شخصی کسکو کہتے ہیں یا حنفی کی کیا تعریف ہے۔ اگر حنفی کی تعریف یہ ہے کہ جمیع احکام شرعیہ میں اصولاً و فروعاً جناب امام اعظم حضرت سیدنا و مولانا ابو حنیفہ کے تحقیق و اجتہاد کا پابند ہو تو ایسی تقلید مفقود و ایسی حنفیت عنقا صفت ہے اسلئے کہ امام صاحب کے خود شاگردوں نے (جنکے دلوں میں امام ہمام کی علمی عظمت و اجتہادی منزلت ہم لوگوں کے اعتبار سے بدرجہا زیادہ ہوگی) سیکڑوں مسائل فروعیہ و اصولیہ میں دلیل مخالف قوی تر پاکر امام صاحب کی مخالفت کی ہے اور انکی

ahmadimuslim.de

بعد بھی علمائے محققین مسائل کتاب سنت کے خلاف میں حدیث صحیح یا قیاس جلی پاکر اپنے تحقیق پر عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے ہیں جس کے نظائر کتب فقہیہ میں بکثرت موجود ہیں جس میں متقدمین کے فتوے حدیث شریف کے موافق ہیں لیکن متاخرین احتیاط کے مصلحت زمانہ ان کے خلاف فتوے قائم کئے۔ مولوی کی اجرت حدیث شریف کے مطابق متقدمین کے نزدیک حرام ہے اور متاخرین نے بمصلحت زمانہ اس کو جائز قرار دیا ہے۔ اسی طرح جناب امام صاحب کے شاگردان امام محمد و امام ابو یوسف رحمہم اللہ [illegible] متقدمین و متاخرین رحمہم اللہ نے بہت سے مسائل میں فروعات میں امام علیہ الرحمہ کے مخالف ہیں حنفی ہیں یا نہیں اگر حنفی نہیں تو حنفی کی تعریف مذکور ان پر صادق نہیں آتی اور اگر حنفی ہیں تو بہت سے علماء کرام غیر مقلد متاخرین کی ان جوان بزرگوں کو جو حنفی کہتے ہیں [illegible] لازم آ ویگی اور اگر حنفی کا یہ معنے ہے کہ جناب امام عالی مقام علیہ الرحمۃ والغفران کو بزرگ و پیشوا مانکر اپنی تحقیق کو استعمال میں لاوے جو مسائل مستنبط آپ کے اس کے فہم میں قرآن وحدیث کے موافق ہوں ان میں آپ کی پیروی کرے سوا اس کے دیانت میں جو مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس میں اپنی تحقیق پر عمل کرے تو حنفی کی یہ تعریف اہلحدیث خصوصاً متبعین مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ پر بخوبی صادق آتی ہے کیونکہ بجز چند مسائل مثل آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ کے مسائل قیاسیہ میں جناب امام اعظم کے پیرو ہیں اور جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ کو قدوۃ الاعلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں شیخ الکل جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب کی معیار الحق ملاحظہ فرمائیے اور جناب مولانا صدیق حسن خاں صاحب کے تحریروں میں بھی ایسا ہی پائیگا۔

آب تمام انصاف یہ ہے کہ سماع موتی جس سے قرآن پاک و مذہب حنفی انکار کرتا ہے حدیث کے اشارہ سے جائز سمجھنے والا اور راگ و باجا جسکو حنفی مذہب حرام کہتا ہے حلال جاننے والا اور تعزیہ داری وغیرہ شرک و بدعات میں مبتلا ہو کر توحید و اتباع سنت میں (جسکی کہ حنفی مذہب میں بہت زیادہ ہے) رخنہ ڈالنے والا۔ الغرض مذاق تصوف کے حیلہ اور مصلحت زمانہ کے بہانہ سے محرمات و ممنوعات میں حضرت امام علیہ الرحمہ کی سخت مخالفت کرنیوالا سچا حنفی اور آپ کا مخلص دوست قرار دیا جائے اور اہلحدیث چند سنتوں میں اختلاف کرنیوالے حالانکہ وہ سنتیں حنفی مذہب میں بھی مسلم ہیں۔ جیسا کہ ان سنتوں کو وہ سنتیں منسوخ ہیں حضرت امام علیہ الرحمہ کے مخالف و دشمن قرار دئے جائیں اور مساجد سے جن میں یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے موافق نماز پڑھنے کے مجاز ہیں دھکے دیکر نکالدیے جائیں اور اس پر ہی اکتفا نہیں گورنمنٹ سے مدد لینے کی حاجت ہو

اور ہزاروں روپیہ طرفین کے تلف و ضائع کئے جائیں اور جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ صلوا اسفا کل [illegible] سنتوں کا العمل سمجھا جائے کیا یہی اسلام و حنفیت ہے۔

تقلید شخصی کے چھوڑنے والے رسول اور اہلحدیث دونوں بزرگ ہیں صوفیوں نے کیفیات اور وجد کے بڑھانے اور جذب عشق میں جوش و خروش پیدا کرنے کے لئے الصلوٰۃ والسلام [illegible] راگ و باجا کو جو حنفی مذہب میں [illegible] دشمن سمجھا لیا اور اس شعر سے

دریں سود اخام [illegible] ہستان جاہی + [illegible] حسدا سے یا احسدا سے

کو دستور زمان بنایا اور اہلحدیث نے حب عشق اور اتباع سنت کے شوق و ذوق میں آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ چند سنتوں کو جو مذہب حنفی میں بھی مسنون ہیں۔ صحیح و قوی سمجھ کر اپنا دستور العمل قرار دیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بعض مسائل حنفیہ کے اندر تقلید شخصی چھوڑنے میں حنفی و اہلحدیث دونوں صاحب شریک و متحد الغرض (طلب رضائے الٰہی) ہیں اگر فرق بھی ہے تو صرف لفظی بزرگان اہلحدیث ان کو عمل بالحدیث فرماتے ہیں اور حضرات اہل تصوف عمل بالاحوط حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ نے خوان پر نعمت میں (دیکھو ملفوظ مطبوعہ مطبع احمدی پٹنہ) اور حضرت فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ والغفران نے اصول السماع میں (دیکھو رسالہ مطبوعہ مسلم پریس مجیبی) اس بات کو کیا خوب تقریر فرمائی ہے اور ترک تقلید شخصی کو جمہور صوفیہ کرام اہل اللہ کا مذہب قرار دیا ہے حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مقلدوں کا دل نہیں ہو سکتا اور تصوف کے اس مسئلہ پر جو اعتراضات وارد ہیں ان کے تشفی بخش جواب دئے ہیں دیکھو عبارت منقولہ میزان کبریٰ بارشاد تصنیف حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہان پوری مدظلہ۔

باقی رہے مسائل جزئیہ ان کے اختلافات کو رد کرنا تو تقاضائے فطرت کا مقابلہ کرنا ہے جیسا افراد انسانی صورت سیرت۔ رنگ۔ روپ۔ اوضاع۔ اطوار۔ دیا و اعضا وغیرہ امور جزئیہ میں مختلف ہیں تو مسائل جزئیہ میں ان کے تحقیقات ضرور مختلف ہونگے ان میں بجمیع الوجوہ اتحاد و اتفاق عادۃً محال ہے۔ اسلئے اس دریا نا پیدا کنار میں غوطہ لگانا ممکن العمل رہ کر ہم کو جنون و دیوانگی متصور ہے۔ اور اختلافات جزئیہ کو جو شکل دیکھنے میں پیدا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی تفضیل و تفسیق و تکفیر کرنے اور ایک فریق دوسرے فریق کو یہود و نصاریٰ بنا نا بلکہ اس سے بھی بڑا دینا عالمانہ

ahmadimuslim

گالی گلوچ ہے۔ شراب خوار، تاڑی باز لوگ حالت نشہ میں ماں کی دہکی کرتے ہیں اور
حضرات علماء تعصب و ناعاقبت اندیشی کے جوش وخروش میں آکر کافر و منافق وغیرہ
الفاظ سے اپنے حریف کو یاد فرماتے ہیں۔ یاد رکھو اور خوب سمجھو کہ اختلافات جزئیہ افراد
انسان میں ایسے لازم ممتنع الانفکاک ہوئے ہیں جن سے حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم
اجمعین) جو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے سراپا عامل تھے محفوظ نہیں رہ سکے حضرت
عبداللہ ابن مسعود (جنکی روایت سے حنفیہ نسخ رفع الیدین کے مسئلہ میں بہت زور
لگا رہے ہیں) جمہور صحابہ کے خلاف رکوع میں تطبیق کرتے یعنی بجائے گھٹنے پر ہاتھ
رکھنے کے دونوں کف دست کو ملا کر دونوں ران کے بیچ میں رکھتے اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی اور رویت الٰہی اور زندوں کے
رونے سے مُردوں کے عذاب میں حضرت بی بی عائشہ رضہ
کا سخت اختلاف ہے حضرت عمر رضہ حج میں تمتع کو
اور حضرت عثمان رضہ قران کو جائز نہیں رکھتے
تھے اور جمہور صحابہ کے نزدیک نہ امور جائز
بلکہ حدیث مرفوع بھی ان میں وارد ہے
اسی طرح بہتیرے مسائل میں صحابہ کرام
کے اختلافات ہے اور وہی اختلاف علمائی
مجتہدین کے اختلافات کے ماخذ ہیں لیکن
ایسے اختلافات جزئیہ میں اگر ان میں نبرد آزمائی
ہوتی تو اسلام عرب کے ریگستان میں چھپکر رہ جاتا
اور اس کی روشنی فارس، مصر، روم وغیرہ اطراف اکناف
عالم میں نہیں پھیلتی سمجھو کہ ہم لوگ ادبار و تنزل کے خندق میں گرے
ہوئے ہیں اسلئے خفیف اختلاف کیوجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں
طرفین سے تفسیق و تضلیل، تکفیر وغیرہ کی گولیاں و توپیں چل رہی ہیں لیکن نشانہ سخت
غلط کرتی ہیں۔ خود گولہ انداز و نشانہ باز اپنے فیصلوں سے مجروح بلکہ ہلاک ہو رہے ہیں حدیث
شریف میں وارد ہے لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت
علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (بخاری) یعنی اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق
یا کافر بناتا ہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو وہ فسق وکفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ اس جنگ عظیم
میں جنگ آوران فریقین خود تو ہلاک ہی ہو رہے ہیں اس سے زیادہ حسرت و تاسف کا
مقام تو یہ ہے کہ حضرات صوفیہ کرام و محدثین عظام کے شان میں سخت سے سخت بے

ادبیاں ہو رہی ہیں علماء مجتہدین محدثین متصوفین شکر اللہ سعیہم نے اپنے اپنے فن میں نہایت
جانفشانی کے ساتھ کوششیں کرکے ہم لوگوں کے لئے اسلام کا رستہ جہالت و شرک و شبہ
کے خس و خاشاک سے پاک صاف کر دیا۔ ہمکو انکے احسانات کا ممنون و مشکور ہوکر انکے
حق میں دعا خیر کرنا چاہیے۔ نہ کہ اپنے فہم کے مخالف مسائل و مقامات خطائی اجتہادی
سے اپنے خیال کے موافق لازم تھا کہ ان کو اختراعی مذہب قرار دیا اور ان کے
شان میں کلمات بیہودہ و ناشائستہ استعمال کرنا جس فریق سے ہو نہایت بیہودہ ہے
علمائے متقدمین میں حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور متاخرین میں حضرت مولانا شاہ
اسماعیل شہید علیہما الرحمہ کی کوششیں توحید و سنت کی حمایت میں نہایت ہی قدر
کے لائق ہیں اسی طرح حضرات صوفیہ کرام میں حضرت فرید الدین گنج شکر
اور حضرت نظام الدین اولیاء وغیرہ کا پر دینی رہنما
احسان و اخلاص صحیح و اصلاح باطن کے تعلیم
میں مدارج عالیہ رکھتے تھے ان دونوں فریق
بزرگوں میں سے کسی بزرگ کی توہین
اپنی کوچل خطر میں ڈالنا ہے لعن
سب وشتم کے علاوہ فریقین
اور اس مادہ میں کوئی فریق
کے قابل نہیں ہے لیکن حضرات
اس عداوت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں
اختیارات کے صرف کرنے میں
نہ کرتے۔ سلطنت انکے ہاتھوں میں ہے نہیں کہ قتل
جلا وطن۔ شہر بدر کے احکام نافذ کرین سکونت کے
گورنمنٹ کے جانب سے شہروں اور دیہاتوں میں موجود ہے اس کے نام
ٹیکس جو کیداری ایسی سندیں دیتی ہیں اس وجہ سے انہیں مداخلت و مزاحمت
گنجائش نہیں۔
باقی رہگئے اوقاف مساجد خدا جہاں ان حضرات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
کو دھکے دیکر نکالتے ہیں اور نمازیوں کو ہیبت و اکبر تصور کرتے ہیں۔ اور یہ شعر
سے پڑھتے ہیں ؎

من آن رستم گرد روئین تنم + کہ دہ پا بپاز دست خود

شاباش! انکیوں نہیں رستم وقت و سہراب زمان ہو تو ایسا ہو کہ نمازیوں کو

صاحب کی

اطلاع

آئندہ ہفتہ اہلحدیث سٹاف کو کئی روز ضروری کاموں
میں مصروفیت ہے۔ اخبار کی طیاری میں خطرہ تھا اس لئے
ایک ہفتہ پیشتر ہی ارسال ہے ناظرین مطلع رہیں

منیجر

کر لکھنؤ

...حد اہل قناعت
...ہے یعنی دین اسلام
...کی حمایت توحید
...ت۔ منکرین قرآن
...ث کی ہدایت شرک
...تی اور اہل بدعت کی
...دید۔ عام مناظرات
...لا وہ ہر مہینے میں ۲
...سے بھی مسلسل شائع
...مسائل جو
...بفضل سلیم میں قبل آئینہ
...ہیں گے غرض اہل الذکر
...ظلمتوں کو توحید و
...پھیلا کر مٹا دینے والا
...سالانہ عام سے
...سے تھے
...اتی قیمت ۲ کا اعلان
...وں کے لئے کیا گیا ہے
...یا۔ مگر بعض احباب کے
...ربیع الاول کے اختتام
...دیا جائے ہیں سے
...اس رعایت سے
...کی امید نہ رکھیں۔

مشتہر
...محمد احسن مالک سالار
ذکر لکھنؤ

ahmadmuslim.de

اور خانہ خدا کو ویران کرے بفضلہ تعالیٰ حضرات اہلحدیث مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ کے مورد و مصداق ہونے سے محفوظ ہیں کبھی ایسا نہ ہوا کہ اہلحدیث مسلمانوں نے اپنے محلہ کی مسجد سے باوجود جم غفیر و تعداد کثیر کے کسی حنفی کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہو۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ حکام انگریز تو حنفی اور اہلحدیث دونوں کو سنی المذہب متحد سمجھیں اور جو لوگ محض خفیف باتوں میں طول دیکر ایک دوسرے کی تضلیل و تکفیر کریں۔ مسجد شاہ گنج وکیسو ہانڈی منحلات شہر پٹنہ میں حنفی کے گواہوں سے اپنے اظہار میں اور وکلا نے اپنی بحث میں اہل حدیث کو کافر ثابت کرنے میں خوب زور لگایا۔ لیکن حکام نے انکی پوچ و لچر دلیلوں کو کچھ بھی نہیں سنا مفصل سے صدر تک سبھوں نے جیسا کہ نفس الامر میں ہے انکو مسلمان سنی المذہب قرار دیا اور حنفی اہلحدیث باہمی کو محض امور رسمیہ تصور کرکے اہلحدیث کو ڈگری دیدی۔

پس صد افسوس! مسلمان تعصب اور نشہ میں سرشار اور بدمست ہوکر مساجد سے نکالنے کو دیکھے مرتکب کو خدا وند عالم نے بہت بڑا ظالم فرمایا ہے) اپنی جواں مردی سمجھیں اور حکام انگریز مظلوم نمازیوں کی دستگیری کرکے انکو مساجد میں داخل کریں۔

فریقین کی خدمت فیض درجت میں دست بستہ التماس ہے کہ آئندہ ہر دو فریق اس سے احتیاط رکھیں اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کے تعمیل میں سرگرم رہیں۔ حضرات علما کی خدمت میں اس ناچیز تحریر کو پیش کرنا آفتاب کو آئینہ یا چراغ دکھانا ہے۔

گل آورد سعدی سوے بوستان ٭ بشوخی چو فلفل بہندوستان

بعض منظر خیر اندیشی بہ ادعائے اسلام اس تحریر کی جرأت ہوئی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

خاکسار طالبہ غلام رسول حنفی از تکیہ شاہ ارزان - پٹنہ۔

(اڈیٹر) آپ تو سچ کہتے ہیں مگر جن لوگوں کا گذارہ ہی نزاع کرنے اور جھگڑا بڑھانے میں چلتا ہو وہ کیا کریں۔

کہتا ہیں نہیں دیکھیں وہ تو ایسی دعوے بے بنیاد سے بری ہیں اور جابجا یہی لکھا ہے کہ میں مرسل ہوں مامور ہوں اللہ کی وحی مجھ پر آتی ہے اور میری وحی دخل شیطانی سے منزہ ہے اور اس دعوے کے ماننے والے بھی عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے بہتیرے ہیں خداوند کریم مرزا اور اس کے مقلدین کو راہ راست پر لائے آمین ثم آمین

آؤ ہم آپ کو واضح کرکے سمجھائیں کہ مرزا اس دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا سو جمیع اہل اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور خود آنحضرت نے بھی فرمایا ہے لا نبی بعدی اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے پیچھے کئی جھوٹے ہونگے جو نبی ہونیکا دعوے کرینگے اور نیز بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ میرے پیچھے اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ضرور ہوتا لیکن میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور زیادہ تر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی میں مومن ہونا ضروری ہے کافر کبھی نبی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب جب سرے سے مومن ہی نہیں تو پھر آپکو عہدہ نبوت ملنا کیا معنے رکھتا ہے پہلے اپنا ایمان ثابت کرے ازاں بعد نبوت کا دعویدار بنے کیا خدا تعالیٰ ایسے شخص کو جسمیں ایمان ہی نہ ہو نبوت کا عہدہ ذی شان بخشتا ہے حاشا وکلا اور مرزا کا کفر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے چنانچہ فتوے تکفیر ہندوستان اور پنجاب کے علماء سے مرتب ہوکر چھپ چکا ہے اور یہ کہنا کہ علما کرام نے ضد اور عناد سے یہ فتوے دیا ہے صحیح نہیں کیونکہ جب تک مرزا نے عقائد باطلہ شائع نہ کیئے تھے اسوقت تک علماء عظام انکے مؤید اور مددگار اور محب تھے چنانچہ ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر اس امر کا شاہد ہے اور کسی نے علمائیں سے کفر کا فتویٰ نہ لگایا تھا۔ اگر اب علماء نے فتوے لگایا ہے تو محض اسواسطے کہ مسلمان مرزا کے شر سے بچ جائیں اور انکی تقلید میں اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

دیگر امر یہ کہ مرزا نے نبوت کا دعوے صحیح کرنے کیواسطے بہتیری پیشگوئیاں کیں لیکن بفضل اللہ تعالیٰ ان میں ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر میرے اس دعوے کی تصدیق چاہتے ہو تو الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو۔

راقم عبد العزیز از تلونڈی میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت

اس عنوان کو دیکھ کر ہی تعجب ہے گو کہ مرزا اور نبوت کیسی بے جوڑ بات ہے اور ایسے شخص کو نبوت سے کیا نسبت۔ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کیا آپنے مرزا کی

چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی

کی سوانحعمری دلچسپ - قیمت ۸/ معہ محصولڈاک

نے چاہیئے اگر حدیث شریف کے الفاظ کو غور سے دیکھیں تو یہ مدعا بلا تاویل خود
انہی سے ثابت ہوتا ہے الفاظ حدیث بروایت ترمذی یہ ہیں بعث معاذا الی الیمن
فقال انک تاتی قوما اهل کتاب فادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی
رسول الله فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات فی الیوم
واللیلة فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة اموالهم
فان هم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالهم یعنی معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا
تو اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہونچیگا تو پہلے انکو توحید و نبوت کیطرف بلائیو اگر وہ
مسلمان ہونگے تو انکو معلوم کرائیو کہ رات دن میں آنپر پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے بعد
یہ معلوم کرائیو کہ انپر مال کی زکوٰۃ فرض ہے"
اس حدیث سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ توحید اور نبوت کی تصدیق کرا کر فروعات
کا سبق دیا جائے - یہ نہیں کہ فروعات کفار پر واجب ہی نہیں - واجب تو ہیں مگر تعلیم موخر
ہے - اگر اس حدیث کی طرز بیان سے [illegible]
تھا پڑیگا کہ ایک نو مسلم کے حق میں [illegible] زکوٰۃ کی فرضیت
[illegible] کا فاصلہ ہے حالانکہ نہیں -
علاوہ اس کے ابھی مولانا کی [illegible] تم اور باقی ہے کہ یہ اصول اگر تسلیم بھی
کیا جاوے تو ان کفار کے حق میں جو منکرین نبوت محمدیہ ہیں یعنی ملتزم الکفر قرآن مجید
کے منکر توحید سے انکاری - نہ یہ کہ وہ بزبان خود تو ان سب باتوں کو مانتے ہوں مگر
بوجہ کسی بد اعتقادی کے علماء نے انپر کفر کا فتوےٰ دیدیا ہو - ایسے کافروں کے حق میں تو
[illegible] کا یہ قول نہیں -
تیسرے خیال میں اگر مرزائی [illegible] - فیو یہ سن پائینگے کہ مولانا صاحب نے یہ فتوےٰ
دیا ہے کہ ہم پر نماز فرض نہیں تو وہ مولانا ممدوح کے بہت شکر گذار ہونگے - اور بطور
شکریہ مولانا صاحب کو لکھ بھیجینگے کہ
تم سلامت رہو [illegible] ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

جناب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع ہڈانوالہ ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں

امامت اور اقتدا [illegible] سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے یعنی مرزائی و
چکڑالوی وبدعتی [illegible] وقتہ اور حالت اضطراری میں جائز ہے امام
بخاری کا باب امامة المفتون والمبتدع و اثر عثمان رضی الله عنه وقول زہری
لا نرى ان [illegible] الا من ضرورة لا بد منها بھی اسکا موید ہے -

منہاج السنہ صفحہ ۲ و ۶۲ میں ہے ولهذا کان ابو حنیفة والشافعی وغیرهما یقبلون
شهادة اهل الاهواء ویصلون الصلوة خلفهم - مایدل علی ان الصحابة لم
یکفروا الخوارج وانهم یصلون خلفهم - اور فتح الباری میں ہے قال المهلب
فیه جواز الصلوة لیکن حالت اختیاری اور بلا خوف
فتنہ کے اقتدا ایسے لوگوں کی نہ چاہیے - جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لیؤمهم اقرؤهم
لکتاب الله الی اخره اور حدیث شریف رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا اس شخص کی
امامت کو موقوف کر دی جس نے بیت الله کیطرف تھوک دیا [illegible]
یہ ہے کہ ایسے عقائد باطلہ اہل زیغ سے پرہیز اولیٰ ہے"
خاکسار بھی آپ کی رائے سے متفق ہے مگر حالت اضطراری کی [illegible] آپنے نہیں
جو میں کچھ دیتا ہوں غالباً آپکی مراد بھی یہی ہوگی کہ جہاں پر [illegible] جماعت کرا ہو

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری لکھتے ہیں

ہر مسلمان کی اگرچہ گنہگار ہو اقتدا جائز ہے لحدیث ابی هریرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجهاد واجب علیکم مع کل امیر
برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوة واجبة علیکم خلف کل مسلم برا
کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوة واجبة علی کل مسلم برا کان او فاجرا
وان عمل الکبائر رواه ابو داود"

اطلاع

آئندہ پرچہ ہمارے آنریبل جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب [illegible] کا
زبردست مضمون نکلیگا - ناظرین ابھی سے اس کے لئے چشم براہ رہیں -
ناظرین کی بیتابی رفع کرنے کو ہم جناب کے مضمون کا خلاصہ ابھی لکھ دیتے ہیں
بعد [illegible] بدم گفتہ و خرسندم عفاک الله نکو گفتہ

ایک سوال اور اسکا جواب

بخدمت فیضدرجت جناب مولانا مولوی ثناء الله صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم
ورحمة الله وبرکاتہ - بذریعہ اخبارات پنجاب معلوم ہوا کہ جناب نے ازراہ ہمدردی اسلام جلسہ اہل
اسلام میں برائے تبلیغ الاسلام اپنی زندگی مبارک کو وقف فرمایا ہے لہذا
اسلام نیازمند کو مفصلہ ذیل سوالات کا جواب مرحمت فرما کر امید ہے کہ جناب
نیازمند از حد مشکور ہوگا -
(۱) کیا یہ اخباری خبر سچ ہے ؟

ahmadimuslim.de

(۲) اگر یہ خبر سچ ہے تو کیا آپ انجمن ہدایت الاسلام کی سرپرستی یا ماتحتی میں تبلیغ اسلام کے فرائض ادا فرمائینگے یا حسب معمول و عادت آزادانہ طور پر زندگی وقف ہے؟

(۳) جس قدر زندگانی اپنی جناب اس سے پیشتر تبلیغ اسلام پر خرچ فرما چکے ہیں بمقابلہ اسکی اس وقف کردہ زندگانی میں کوئی خصوصیت کا لحاظ ہوگا؟

(۴) آریہ قوم کے جن رہنماؤں نے اپنی زندگانیاں اپنے قومی کاموں کے لئے وقف کی ہیں انہوں نے خود کو اپنی قوم کے حوالہ کیا ہے اُنکا اور حال یہ ہے کہ اُنہوں نے اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر شہر بشہر اپنی قوم کی خاطر اپنا چلتا ہوا کام چھوڑ رکھا ہے۔ امیری چھوڑ غریبانہ گذران [illegible] ان کے مقابلے میں آپ نے اپنی قوم و ملت کے لئے کیا کچھ چھوڑا اور آئندہ [illegible] خاطر کس بوجھ کو سر پر اٹھایا ہے؟ بہرحال امیدوار ہوں کہ خلاصہ [illegible] فرما کر ممنون فرما دیجئے۔ ہماری پنجابی سوسائٹی میں جو پیشگوئیاں کا [illegible] جناب سے اصلیت معلوم کرنے کی فرمائش کی گئی ہے۔

محمد ابراہیم وکیل اسلام — محلہ ساہوکاراں لاہور

جواب۔ اس واقعہ کی صرف اتنا ہے کہ جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں علماء کو انجمن کی طرف متوجہ کیا تھا جس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اسلام اور انجمن کو صرف دو قسم کے علماء کی ضرورت ہے۔ ایک تو ان علماء کی جو مسلمانوں کو نماز روزہ عقاید وغیرہ کے مسائل سکھا دیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ چاہئیں جو مخالفین سے جنگ (مناظرہ) کریں۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں چونکہ ایک قسم یعنی مناظرہ کا کسی قدر ڈھب ہے جس کا ثبوت میں مباحثہ دیوریا اور نگینہ پیش کر سکتا ہوں۔ اسلئے میں انجمن کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کہیں ایسے کام کی ضرورت پڑ جائے جس کو علاوہ میں ذکر سکیں تو ایک ہفتہ یا کم از کم چار یوم پیشتر اطلاع آنے پر میں حاضر ہو جاؤنگا۔

بیان تو صرف اتنا ہے جس پر میں بصدق دل قائم ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس پر قائم رکھے آمین۔ اخبار والوں کا بیان مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے [illegible] دیکھا تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی خدمت کے [illegible] آپ کو وقف کیا ہے۔ پس اگر اس وقف کی تفصیل یہی ہے جو میں نے عرض کی ہے تو ٹھیک ہے اگر کچھ اور ہے تو میں اسکا ذمہ دار نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزائی اخباروں نے لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو کہلا بھیجا کہ میرے گھر میں لڑکا ہوگا آخر لڑکی پیدا ہوئی۔ گو ہمارے خیال میں مرزائیوں کا اس واقعہ پر اعتراض کرنا بیجا ہے کیونکہ لڑکے سے لڑکی ہو جانے کی تو قادیانی واقعات میں بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں تاہم مولوی صاحب نے اس بات کی تکذیب کرنے کو ایک مختصر سا مضمون اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"اخبار الحکم اور البدر میں جو لکھا ہے کہ ابو سعید محمد حسین نے مرزا کو [illegible] بھیجا خواب یا الہام سے معلوم ہوا ہے کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا [illegible] ہوگا یہ محض بے فروغ [illegible] الہام کا دعویٰ کیا ہے نہ مرزا کے مقابلہ میں [illegible] ہے نہ لڑکے کا نام مظہر الحق رکھا ہے ان اخباروں کا اڈیٹر کو وہ واپس لینگے یا بتقل میرے اصل الفاظ کے انکا ثبوت پیش کرینگے تو پھر میں بتاؤنگا کہ میں نے مرزا کو کیا لکھا تھا اور کس نیت سے لکھا تھا اور وہ غلط ہوا یا وہ صحیح ہوگا۔ بالفعل میں بحکم ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ذرہم [illegible] پر عمل کرتا ہوں۔ ابو سعید محمد حسین۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۰ء"

(اڈیٹر۔ مناسب تھا کہ مرزائیوں کے جواب کی انتظاری نہ کیجاتی بلکہ از خود اصل الفاظ شائع کردئے جاتے۔ آئندہ ہر کس مصلحت خویش نکو میداند۔)

مرزا صاحب اسلام ملک کے سردار
گذشتہ سے پیوستہ

جبکہ منو انصاف اور توحید و سنت شائع ہونیوالوں نے دیکھا کہ ہم سب کوششیں رائگاں گئیں تو دیکھی دیتے تھے کہ ان لامذہبوں کو کوئی اپنی لڑکی نہ دے اور ان سے رشتہ داری آخر اس دھمکی کا بھی کچھ نتیجہ نکلا تو یہ ادوں گئے تھے کہ ان بیٹیوں کی تجہیز و تکفین نہ جائے۔ مردوں کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ مگر چونکہ ان موحدین کی تعداد معقول ہوگئی اس دھمکی کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اور گروہ موحدین برابر طریق توحید و سنت ثابت قدم ہے اور تعمیل احکام خدا و رسول میں اپنے والدین اور مرشدوں کی بھی کچھ نہ مانا۔ اب جبکہ سب طرف سے فضل صاحب کے پوجاریوں اور مدار صاحب کے

جانے عیسائیوں کی کوشش اہل اسلام کی موجودہ ترقی کو روکنے میں ٹھکانے لگے مسلمان لوگ عیسائی طاقت کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں لوگ جو ہماری طرح خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں ان تو ہو نہیں سکتا کہ عیسائی مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں اور نہ ممکن ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو نیست و نابود کر دیں کیونکہ دونو طاقتیں جیتی جاگتی ہیں ایک نے زمانہ حال کو موجودہ رنگت دی ہے اور دوسری اسوقت کے شائستہ ہتھیاروں سے اپنے آپ کو مسلح کر کے دور پکڑنا چاہتی ہے۔ یعنی اس ساری کشمکش یہ ہیں کہ ہندو اور دیگر قومیں جو ہندوؤں کی طرح اپنی ذمہ واریوں سے غافل ہیں ان کے ہاتھوں میں زمانہ آئندہ میں انجیل دی جاوے یا قرآن۔

اہلحدیث تو دست بدعا ہے ؎

اس طرح ہند کو اسلام سے بھر دے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

یادداشت بخدمت جمیع مسلمانان ہند

(از رسالہ دکن ریویو حیدر آباد دکن)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج ہم ایک نہایت اہم مسئلہ کے متعلق جس کے ساتھ ہماری رائے ناقص میں مسلمانان کی فلاح وابستہ ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو کچھ ہمیں عرض کرنا ہے اس کی بابت تو اس امر کی مقتضی تھی کہ کسی ہم سے زیادہ حیثیت اور ہم سے بڑے ایسے شخص و قوم کے سپرد عرض مدعا کی خدمت سپرد کی گئی ہوتی تاکہ قائل کی جلالت شان اس کی گذارش کے لئے التفات و اعتنا کا سامان پیدا کر دیتی۔ لیکن کچھ اسلامی حریت کے اثر سے متاثر ہو کر جس نے ایک ادنے مزدور کو بھی پایۂ برابر بنا دیا ہے اور کچھ اس درد دل اور جوش طبیعت سے مجبور ہو کر جو ہماری بے بضاعتی اور بے سرو سامانی کا احساس نہیں اٹھانا چاہتا ہم یہ پیغام اپنے بھائیوں تک اس امید پر پہونچانے کی جرأت کرتے ہیں کہ انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال کا اصول ہماری ناچیز گذارش کو بے اعتنائی سے بچا لیگا۔

یوں تو اس عالم کون و فساد میں آئے دن انقلاب ہوتے رہتے ہیں کوئی ساعت ایسی نہیں کہ دنیا میں کوئی نئی تبدیلی نہ ہوتی ہو اور کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ اجزائے کائنات میں کوئی نیا تغیر نہ ہوتا ہو۔ لیکن آجکل جو انقلابات ہمارے دیکھتے دیکھتے برپا ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ تاریخ اقوام عالم ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ جسطرح دریا کسی پہاڑی سوت میں سے نکلکر اول ایک چھوٹی سی پایاب ندی کی شکل میں خاموشی اور آہستگی کے ساتھ بہتا ہے مگر رفتہ رفتہ اطراف و جوانب کے کوہستانی نالوں کی مدد سے اپنے پاٹ کو چوڑا اور دہانہ کو گہرا کرتا ہوا بڑے جوش و خروش سے موجیں مارنے لگتا ہے اور جب آبشار بن کر گرتا ہے تو اس کے تلاطم اور رفتاری میں شان قیامت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح انسان نے بھی قرنہا قرن تک ارتقا کے مختلف اور گوناگون مدارج طے کر کے بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں اس ترقی کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے جو سرعت میں برق کو شرماتی اور حدت میں ریڈیم کو مات کرتی ہے ایشیا جو صدیوں سے غفلت کی چادر تانے سو رہا تھا یکایک بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا ہے۔ وہ بھٹی جو مدتوں سے سرد پڑی تھی دفعتہً گرما گئی ہے۔ ہر ملک میں حرکت پیدا ہو چلی ہے۔ ہر قوم میں حیات کے آثار نمودار ہو گئے ہیں جسطرح ایک بے نور اور بے حرارت آسمانی جرم جو ہزارہا سال سے اپنے محور اور اپنے مدار پر گردش کر رہا تھا کسی گم کردہ راہ کوکب سے ٹکرا کر از سرنو روشن اور زندہ ہو جاتا ہے اسی طرح آسمان ایشیا کے ایک چھوٹے سے تارے (جاپان) میں یورپ کے ایک بھولے بھٹکے شہاب ثاقب (روس) کے ساتھ ٹکرانے کے باعث حرکت اور حیات کی وہ آگ روشن ہو گئی جو یورپ کی انگیٹھیوں میں دہک رہی ہے۔ اسی سوز قومی نے چین سی خفتہ بخت سلطنت کو یک بیک آتش بجان کر دیا۔ اسی کی کچھ چنگاریاں ایران کی مشعل افروزی کا باعث ہوئیں۔ اسی کا دھواں حجاز ریلوے کے انجنوں کا سرمایہ بنا۔ اسی کے شعلے افغانستان سے جا بلند ہوئے اور اسی کا نور آجکل ہندوستان میں جگمگا رہا ہے۔

جاپان کا نام بر سبیل استعارہ آ گیا تھا۔ سچ پوچھو تو یہ آگ جس حد تک ہندوستان کو تعلق ہے انگلستان کی لگائی ہوئی ہے۔ نہ انگلستان انسانی آزادی اور مساوات حقوق کا سبق پڑھاتا نہ یہ بے چینی جو آجکل کل اہل ہند کی رگ رگ میں موجود ہے وجود میں آتی مگر اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ضرب المثل والی اوس آگ کی طرح جس نے سو سال کی پرستش پر بھی گبر کو جلا دیا تھا یہ آگ بھی انگلستان کو جلا دیگی۔ اس آگ کی روشنی میں تو وہ احسان جو انگلستان نے ہندوستان پر کئے ہیں اور زیادہ نمایاں ہو جائیں گے اور چشم امتنان کو اپنے محسن کی صورت کے پہچاننے میں

ahmadimuslim.de

کون جیتے گا؟

مذہب عیسوی یا مذہب اسلام

مندرجہ بالا عنوان سے آبزرور [illegible] لکھتا ہے :۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے مذہب عیسوی کے مقابلہ کی اب اچھی طرح ٹھان لی ہے انیسویں صدی میں عیسائی مذہب تعداد میں بڑھتا اور اسلام سویا پڑا تھا۔ آج بیسویں صدی کے شروع میں اگرچہ عیسائیوں نے اپنی پہلی ہمت اور کوشش کو کم نہیں کیا لیکن دین محمدی کے پیرو اپنی خواب غفلت سے بیدار نظر آتے ہیں اس لئے عیسائی لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ دنیا کے مذہبی میدان میں اب وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے مقابلہ پر ایک ایسی طاقت آ موجود ہوئی ہے جسے وہ آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسلامی کام کو شروع ہوئے ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں ہوا تاہم اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر عیسائی دنیا ابھی سے دہشت زدہ نظر آتی ہے اور یہ بات کچھ بے جا بھی نہیں کیونکہ پچھلے چند سالوں سے مذہب اسلام برابر اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے وہ علاقے جہاں مذہب اسلام کا نام موجود تھا آج محمدی جھنڈے کے نیچے نظر آتے ہیں۔ اس کے پیروؤں کی تعداد بنگال، بہار، جنوبی ہند، مغربی افریقہ، یوگنڈا اور دیگر ممالک اور جزائر میں لگاتار بڑھ رہی ہے جنوبی ہند کے ساحل مغرب پر مولوی صاحبان نہایت گرمجوشی سے دین کی تعلیم دے رہے ہیں چنانچہ ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیان مسلمان آبادی ان علاقوں میں ۹۱۲۷۰۸۹ سے ۱۲۹۲۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی اور آج اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہوگی۔

اہل اسلام کی یہ سب ترقی عیسائی صاحبان کے لئے باعث خوشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ اسے لاپرواہی کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں اسلئے عیسائی اخبارات زبردست مضامین مذہب اسلام کی ترقی کو روکنے اور انجیل کے پرچار کو بڑھانے کیلئے لکھ رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے مشنری عیسائی دنیا کو اسلامی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت پرزور اپیلیں اس امر کیلئے کر رہے ہیں کہ دین محمدی کا جھنڈا افریقہ کے ان علاقوں میں جانے نہ پاوے جہاں ابھی تک پہونچنا اسے نصیب نہیں ہوا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر ایک دفعہ بھی اسلامی جھنڈا اس جگہ پہنچ گیا تو پھر افریقہ کی قدیم اصلی آبادی کو عیسائی بنانا تو درکنار وہاں کے پہلے عیسائی شدہ لوگوں سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا اور افریقہ کا ہی کیا ذکر ہے۔ ہندوستان میں جو کام مسلمان لوگ کر رہے ہیں وہ بھی عیسائیوں کے سامنے ہے بنگال میں مسلمان آبادی ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے صوبہ جات میں چھوٹی ذاتوں کے لوگ تبدیل مذہب کیلئے تیار بیٹھے ہیں کیونکہ ان کے اپنے بھائی جو بڑی ذاتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کے ساتھ سلوک کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

امریکہ کا مشہور اخبار کرسچن ہیرالڈ اسی اسلامی خطرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے: ایک اور ثبوت اسلامی گرمجوشی کا "پین اسلام ازم" کی تحریک ہے۔ مسلمانوں کے اپنے قول کی بموجب اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام میں پولیٹیکل اور سوشل اتحاد پیدا کر کے انہیں تمام عیسائی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جاوے پچھلے کئی سالوں سے "معلومات" اور "ثروت" دو نہایت مستند اور باتصویر اخبارات قسطنطنیہ سے شائع ہو کر عیسائی طاقتوں کے برخلاف جو اہل اسلام پر حکمران ہیں جہاد کر رہے ہیں۔ ہندوستان، افریقہ، ملایا میں اور دینداروں کو اپدیش ہو رہا ہے کہ وہ آنیوالے جنگ کیلئے تیار رہیں۔ یہ اخبارات بمعہ قاہرہ کے "المؤید" جیسے اخباروں کے ان تمام اصلی یا فرضی ظلموں کو جو اہل اسلام پر عیسائی طاقتوں کی طرف سے ہوتے ہیں ہر وقت مشتہر کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ نے ایک دفعہ "معلومات" کا اپنے مقبوضات میں آنا بند کر دیا تھا باوجود اس کے اس کی ہزاروں کاپیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسی سوسائٹیاں لنڈن، پیرس، جنیوا، ممالک متحدہ امریکہ اور دیگر غیر ممالک میں موجود ہیں۔ یہ سوسائٹیاں اسلامی ممالک میں کیسی اچھی حالت میں ہیں ہم بالتحقیق کچھ نہیں جانتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اسوقت ۱۴ اخبارات اسلامی خیالات کا پرچار دنیا میں کر رہے ہیں جنمیں سے ۷ صرف مصر کے دارالخلافہ قاہرہ سے نکلتے ہیں۔

عیسائی چرچ کا فرض ہے کہ اس تحریک کے مذہبی پہلو کا مقابلہ کرے چاہئے کہ ہم پین اسلام ازم کا مقابلہ اپنے پرچار کے کام سے کریں۔ ہمیں مخالفوں کے گھر تک پہنچنا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم عربستان میں جاویں۔ ہمیں کہ ہم سوڈان اور وسطی ایشیا میں پہنچیں اور وہاں جا کر ان لوگوں کو ورنہ اپنے ریگستانوں کو عبور کر کے وہ لوگ آگ کی طرح دنیا تمام میں پھیل کر مذہب عیسوی کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے۔

عیسائی لوگ اہل اسلام کی لہر کو روکنے کی تیاری کر رہے ہیں اور مسلمان بھی بمعہ پریس، سوسائٹیوں اور کتابوں کے اوزاروں سے مسلح نظر آتے ہیں۔ [illegible] جیتتا ہے؟ اہل اسلام یا عیسائی۔

دونوں پارٹیاں اسوقت اپنے اپنے مشن کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہیں

ایک وزنہ اخبار

بیہ۔ ہیسٹری کی

دہا رہنے کا ذمہ

ہیں مشرقی و مغربی

ہونے کے

سلم و مستند

پیامر و سلامت

یں اور جس کا کام

مشورہ دینے

مذہبی و علمی سوالات

پہلے علاوہ کیمیا کی

امتحانا اظہار کرنا ہے

ماہروں کے جانتی

[illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de